ایک درد بھرے دل کا پیغام

نوجوانانِ ملّت کے نام

بہارِ شباب

مُبلّغِ اسلام

حضرت شاہ عبدالعلیم صدّیقی رحمۃ اللہ علیہ

مُسلم کتابوی ۔ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

ایک درد بھرے دل کا پیغام
نوجوانانِ ملّت کے نام

بہارِ شباب

مُبلّغِ اسلام

حضرت شاہ عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

مُسلم کتابوی ۔ لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

کتاب : ــــــــــــ بہارِ شباب

مصنّف : ــــــــــــ مُبلّغ اسلام شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات : ــــــــــــ ۶۴

اشاعت : ــــــــــــ بار اوّل محرم الحرام ۱۴۱۹ھ
مئی ۱۹۹۸ء

تعداد : ــــــــــــ گیارہ صد

ناشر : ــــــــــــ مُسلم کتابوی لاہور

قیمت : ــــــــــــ ۱۵ روپے

ملنے کا پتا

مُسلم کتابوی دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ لاہور

فون نمبر : ۷۲۲۵۶۰۵

Marfat.com

مُبلّغ اِسلام

مُبلّغ اِسلام حضرت شاہ عبدالعلیم صدیقی، برصغیر کے وہ واحد عالم دین تھے جنہوں نے پوری دُنیا میں اسلام کے نظریۂ حیات کی تبلیغ کی۔ آپ ۳ اپریل ۱۸۹۲ء کو میرٹھ میں پیدا ہوئے، چار سال کی عمر میں قرآن پاک پڑھ کر اُردو، فارسی اور عربی کی تعلیم والدِ مکرم سے شروع کی اور جامعہ قومیہ میرٹھ سے درسِ نظامی کی سند حاصل کی جبکہ آپ کی عمر سولہ سال تھی۔ آپ کو ابتداہی سے تبلیغ اسلام کا شوق دامن گیر تھا۔ اس مشن کی تکمیل کے لیے آپ نے جدید علوم و فنون حاصل کرنا شروع کیے۔ اٹاوہ ہائی سکول سے میٹرک اور ڈویژنل کالج میرٹھ سے ۱۹۱۷ء میں بی اے کیا۔ اسی دوران آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور اجازت و خلافت سے سرفراز ہوئے اور انہیں کے ایماء پر تبلیغ اسلام کو زندگی کا مقصد بنا لیا۔ ان کی علمی شخصیت کے بارے میں امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے فرمایا: عبدِ علیم کے علم کو سُن کر

جہل کی بہل بھگاتے یہ ہیں (الاستمداد)

آپ بلند پایہ عالم، شعلہ و شبنم خطیب، عظیم مفکرِ اسلام اور بے نظیر مُبلّغِ اسلام تھے۔ آپ کے ہاتھ پر پچاس ہزار سے زائد افراد اور بالخصوص بورنیو کی شہزادی، ماریشس جنوبی افریقہ کے گورنر مردات اور ٹرینی ڈاڈ کی وزیر نے اسلام قبول کیا۔ حضرت مبلّغ اسلام نے لوح و قلم سے بھی تبلیغ انجام دی۔ مندرجہ ذیل کتبِ علمیہ آپ کی یادگار ہیں:

(۱) ذکرِ حبیب (۲) کتابِ تصوّف (۳) بہارِ شباب (۴) احکامِ رمضان (۵) اسلام کی ابتدائی تعلیمات (۶) اسلام کے اصول (۷) اسلام اور اشتراکیت (۸) مسائل انسانی کا حل (۹) اسلام میں عورت کے حقوق (۱۰) مکالمہ جارج برنارڈ (۱۱) مرزائی حقیقت کا اظہار انگریزی میں ہے

Marfat.com

(تذکرہ اکابرِ اہلسنّت) ۷ اپریل ۱۹۳۵ء کو جنوبی افریقہ میں مشہور ڈرامہ نویس و فلاسفر برنارڈ شا سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے برنارڈ کے تند و تیز سوالات کے جوابات اس انداز سے دیئے کہ اسے کہنا پڑا کہ آئندہ سو سال بعد دُنیا کا مذہب اسلام ہی ہوگا" آپ کی گفتگو A SHAVIAN AND A THEOLGIAN کے نام سے شائع ہوئی۔

(اردو ترجمہ ترجمانِ اہل سنّت کراچی ۱۹۷۲ء شائع کر چکا ہے)

دُنیا کی مشہور شخصیات جن میں قائدِ اعظم (پاکستان) اخوان المسلمین کے رہنما حسن البناء (مصر) مفتیٔ اعظم سیّد امین الحسینی (فلسطین) کولمبو کے جسٹس ایم ٹی اکبر، سنگاپور کے ایس، این وت شامل ہیں۔ آپ کی علمی شخصیت سے متاثر تھیں۔ پاک و ہند میں آپ کو سفیرِ اسلام، مدینہ منورہ میں آپ کو "الطبیب الہندی" اور دُنیا میں مبلّغِ اسلام کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ تحریکِ خلافت، شُدھی تحریک اور تحریکِ پاکستان میں بھرپور حصّہ لیا۔ پاک و ہند میں ہی نہیں، بلادِ اسلامیہ اور عالمِ کفر میں کانگریس کے مسلم نما کافروں سے مناظرے کیے اور ہر میدانِ کارزار میں شکست دی۔ قیامِ پاکستان کے بعد پہلی نمازِ عید قائدِ اعظم نے آپ ہی کی اقتداء میں ادا کی۔ قائدِ اعظم کی وفات سے کچھ عرصہ قبل عالمی دَورے سے واپسی پر کراچی میں عظیم کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں سندھ پنجاب اور مشرقی پاکستان کے علمائے و مشائخ نے شرکت کی اس کانفرنس میں پاکستان کے لیے آئینِ اسلامی کا مکمل دستوری مسوّدہ تیار کیا گیا۔ علماء نے تائیدی نوٹ لکھنے کے بعد حضرت مبلّغِ اسلام کی قیادت میں قائدِ اعظم کو اسلامی آئین کا مسودہ پیش کیا۔ قائدِ اعظم نے تین گھنٹہ تک مسودۂ آئین کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی۔ اس موقعہ پر قائدِ اعظم نے یقین دلایا کہ انشاءاللہ تعالیٰ قومی اسمبلی کے منظور کرنے پر بہت جلد یہ آئین نافذ کر دیا جائیگا مگر افسوس قائدِ اعظم کی زندگی نے وفا نہ کی اور یہ عظیم کارنامہ ساحل پر پہنچ کر تشنہ لب رہ گیا۔ حضرت مبلّغِ اسلام نے ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء میں وصال فرمایا اور شہرِ کرم مدینہ منورہ میں جنت البقیع میں زیرِ خاک پنہاں ہوئے۔

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	تذکرۂ حضرت مصنّف (علیہ الرحمۃ)	۳
۲	مقدمہ	۷
۳	شباب یا جوانی	۱۱
۴	انسانی جوڑے	۱۵
۵	عورت اور مرد کے درمیان قانونی رشتہ کی ضرورت	۱۶
۶	نکاح کی صُورت اور حقوقِ مرد و عورت	۱۷
۷	مرد و عورت کے ملاپ کی قانونی صورت یعنی مُقاربت کا فطری اور شرعی طریقہ	۲۳
۸	غیر قانونی صورت ـــــ زِنا	۲۶
۹	مُقنّنین سے دو دو باتیں	۲۷
۱۰	زِنا کی حَد اور اس کا فلسفہ	۲۸
۱۱	زِنا کے اسلامی قانون	۲۹
۱۲	زِنا کسے کہتے ہیں؟	۳۰
۱۳	زِنا پر حَد یا دُنیوی سزا	۳۱
۱۴	جوانوں کے نام محبّت کا پیغام	〃

Marfat.com

۱۵	زِنا سے بچے تو عبادت کا مزا پائیے	۳۲
۱۶	شِرک کے بعد سب سے بڑا گناہ زِنا ہے	۳۳
۱۷	زِنا کرنے سے ایمان جاتا رہتا ہے	〃
۱۸	زِنا کرنے سے اَفلاس آتا ہے	۳۵
۱۹	مرد و عورت، زِنا کے گناہ میں دونوں برابر	〃
۲۰	بازاری فاحشہ عورتیں	۳۶
۲۱	محکمہ حفظانِ صحت سے دو دو باتیں	〃
۲۲	نوجوان مردوں سے خطاب	۳۸
۲۳	زِنا کا لائسنس اور ڈاکٹری معائنہ	۳۷
۲۴	طوائفوں کے نام محبّت کا پیغام	۳۹
۲۵	خلافِ فطرت صورتیں	۴۴
۲۶	اِستمنا بالید (اپنے ہاتھوں خاص قوّت کی بربادی)	۵۰
۲۷	اپنے ہاتھوں اپنے گلے پر عورتوں کی چُھری	۵۵
۲۸	دُعا	۶۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مقدمہ

قدرت نے انسان کو جس قدر بھی قوتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے ہر ایک کا طریق استعمال بھی بتا دیا گیا، اس قسم کی تعلیم اگرچہ فطرتاً جانوروں کو بھی دی گئی۔ مگر انسان اور جانوروں کی تعلیم میں ایک خاص فرق یہ ہے کہ انسان کو نئی نئی باتیں پیدا کرنے، اور اپنی قوت کو ترقی دینے کا کمال بھی عطا کیا اس کے بالمقابل جانوروں میں ابھی اس کا تجربہ نہیں ہوا، کہ خود بخود بغیر کسی انسان کے سدھائے اپنی قوت کے کارناموں کو ترقی دینے میں مشغول ہیں یا نہیں۔

آج دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ عالم انسانیت ترقی کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے معراج کمال پر پہنچ چکا ہے، دماغ کی فہم و فراست، فلسفہ و معقول کی موشگافیوں اور علوم مادیہ میں کیمسٹری وغیرہ کی نت نئی تحقیقات کی شکل میں ترقی کرتے ہوئے نئی نئی باتیں سوچنے اور جدید صحیح طریقہ نکالنے میں کامیابی کے زینہ پر فائز ہو جاتی ہے۔ بلکہ ہیئت کی کارگزاریوں پر نظر ڈالیے تو آسمان تک کے قلابے ملاتی ہے، آلات ظاہری کو دیکھئے تو ہاتھ جس قدر کام آج سے دوسو (۲۰۰) برس پہلے کر سکتے تھے۔ آج مشینوں اور کلوں کے ذریعہ اس سے ہزار گنا انجام دے رہے ہیں۔ پیر، برسوں میں جس فاصلہ کو بہت مشکل سے طے کر سکتے تھے، آج ریلوں اور موٹروں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ اسے منٹوں میں طے کیا جا رہا ہے۔ کان جس قدر پہلے سن سکتے تھے، آج اس سے ہزاروں بلکہ لاکھوں، کروڑوں درجہ زیادہ ٹیلی فون، ٹیلی گراف اور وائرلیس کے ذریعہ سُن رہے ہیں۔ آج دوربینوں کے ذریعہ سے ہزاروں میل دُور کی چیزیں دیکھ رہی ہیں، لیکن اس مخصوص قوت کی طرف غور کے ساتھ دیکھا جائے جس پر انسانی نسل کے باقی رہنے اور اولاد پیدا ہونے کا دار و مدار ہے تو ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس میں بجائے ترقی، تنزل

Marfat.com

اور بجائے زیادتی روز بروز کمی ہی ہوتی چلی جاتی ہے۔ ممکن ہے کہ بے سوچے سمجھے کوئی صاحب اس دعوے کو ردّ کرنے کی جرأت فرمائیں، اور جواب میں اس قسم کی دلیلیں لائیں کہ انسانی مردم شماری اس قسم کی دلیل قوی ہے کہ اس مخصوص قوت کے اثرات میں بھی زیادتی ہے نہ کہ کمی، نیز نئی نئی مقوی ادویہ بھی اس قوت کے باقی رکھنے اور سنبھالنے کے لیے ایجاد کی جارہی ہیں لیکن ان دونوں شبہوں کا جواب معمولی غور سے خود بخود سامنے آجاتا ہے کہ محض تعداد کی زیادتی ترقی پر دلالت کرنے والی نہیں ہو سکتی، یہ صحیح نتیجہ تناسب پر نظر کرنے کے بعد نکالا جاسکتا ہے۔ مثلاً آج سے دو سو برس پہلے اگر ایک لاکھ کی آبادی میں دس برس کے اندر پچاس ہزار قوی ہیکل، صحیح و تندرست انسانوں کا اضافہ ہوتا تھا تو آج اضافہ تو نہیں ہے مگر ایک لاکھ میں زیادہ سے زیادہ بیس پچیس ہزار، وہ بھی کمزور، بیمار، منحنی انسانوں کا، پس انصاف سے دیکھئے کہ اس کو اضافہ کہا جائے گا، یا کمی، امراض کی زیادتی، اعضائے رئیسہ کی کمزوری، اور تعداد میں اس نسبت سے جو فطرتاً ہونی چاہیے تھی کمی، یہ ثابت کر رہی ہے کہ اس مادۂ تولید یا قوت مخصوص کو نہ صرف یہ کہ ترقی دینے کی کوشش نہیں کی گئی بلکہ اس کی حفاظت بھی جیسا کہ ہونی چاہیے تھی، ویسی نہیں کی جا رہی ہے ورنہ یہ صورتیں پیدا نہ ہوتیں۔ ایک دانہ اگر وقت پر صحیح طور سے زمین کو عمدگی کے ساتھ بنا کر قاعدہ کے مطابق ڈھالا جائے، نیز وقت پر پانی بھی دیا جائے تو قوی اُمید ہے کہ وہ فصل پر بہت سے دانے لائے، لیکن اگر وہی ایک دانہ بے وقت نکمی زمین میں پھینک دیا جائے اور اس کی غور و پرواخت مطلق نہ کی جائے، تو نتیجہ ظاہر کہ نہ پودا اُگنے کی اُمید، اگر اُگا بھی، تو بالیں نکلنا مشکل، بالیں نکلیں بھی تو دانے خاطر خواہ آنے دشوار، یہی حال انسانی بیج کا بھی ہے جس کے بے موقع نکمی زمینوں پر پھینک دینے یا ویسے ہی برباد کیے جانے کے سبب روز بروز ترقئ انسانی پیداوار، نقصانات کا ہی شکار ہوتی جا رہی ہے۔ ڈاکٹروں کی کمی نہیں دواؤں کی بھی افراط ہے، معالجات کی طرف بھی لوگوں کو التفات مگر علاج و دوا کی بالکل ویسی ہی حالت جیسے پھٹے ہوئے کپڑے میں پرانا پیوند لگا کر وقت

Marfat.com

گزارنا، یا مشین کے گھِسے ہوئے پرزوں میں تیل ڈال کر چند روز کام نکالنا، ضرورت اور سب سے زیادہ ضرورت ہے، کہ انسانی ہمدردی کا ایک شمّہ بھی اپنے قلب میں رکھنے والے افراد اس اصل جوہر کی حفاظت کی خاطر توجہ کریں اور اس کے صحیح استعمال کی تدابیر سامنے لائیں۔ ؎

واحفظ منیک ما استطعت فانہ
ماء الحیوۃ یراق فی الارحام

مَیں اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر میرے پاس ایک سو نوجوان مرد و عورت مریض آتے ہیں تو میں ان میں سے پچانوے کو اسی مادے کی ضعف اور خرابی کے امراض میں مبتلا پاتا ہوں، کشتہ طلا بیشک اس قوت کو بڑھائے، بعض معجونین اور فولاد کی مختلف ترکیبیں یقیناً قوت پہنچائیں اور اس طرح ٹوٹی ہوئی کمر کو کچھ سہارا دے دیا جائے، اصلی فطرتی قوت کے جانے یا خراب ہوجانے کے بعد دوائیں زیادہ سے زیادہ چند روزہ انتظام کر دیں وہ بھی بشرطیکہ نقصان اس حد تک نہ پہنچا ہو کہ مریض کو ناقابلِ علاج بنائے لیکن اس معاملہ میں انسانی نسل کی اصل خدمت نہ دواؤں کی ایجاد سے ہو سکتی ہے نہ بجلی کے آلات سے۔ بلکہ انسانی زندگی کے اس دَور میں جب کہ انسان اس قوت مخصوص کے استعمال پر خواہ وہ بجا ہو یا بے جا بدحواس ہو جاتا ہے اور اَلشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ "جُوانی دیوانی" کا منظر سامنے آتا ہے، ایک سمجھدار حکیم کی بہترین خدمت یہ ہے کہ وہ دانائی کے ساتھ اچھے طریق پر ایک طرف طبّی اصُول سے اور دوسری جانب اخلاقی طور پر ان اُبھرتی ہوئی اُمنگوں اور بڑھتے ہوئے شوق والے نوجوانوں کو ٹھیک رستہ پر لگائے، اُبلتے ہوئے چشمے کے لیے اگر ایک گھیرا بنا دیا جائے تو پانی محفوظ ہو جائے گا اور عالم اس کے فیض سے سیراب، ورنہ پانی پھیل کر ضائع ہو جائے گا، کوئی بھی نفع نہ اُٹھائے گا۔ دریا کی روانی زور شور کے ساتھ جاری اگر صحیح راہ پر لگا دیا جائے، ٹھیک رستہ اس کے لیے بنا دیا جائے، وہی پانی زمین کے ایک بڑے خطہ کی سرسبزی کا موجب ہوگا، ورنہ وہی دریا کا چڑھاؤ بہت سی آبادیوں کو ڈبونے اور برباد کرنے والا نظر آئے گا۔

Marfat.com

آج کھیتی کی سرسبزی کے لیے نہریں بنانے کی فکر، مشینوں کے ذریعہ نئے نئے چشمے نکالنے میں انہماک، مگر اس انسانی زندگی کے سرچشمہ کی روانی کو اس بے دردی کے ساتھ برباد ہوتے دیکھ کر بھی کسی شخص کو اتنا خیال تک نہیں آتا کہ اس کی دیکھ بھال کی جائے۔

محکمہ حفظانِ صحت، طاعون اور ہیضہ کے کیڑوں کو مارنے اور چیچک کا ٹیکہ لگانے میں اس درجہ سرگرم کار کہ ہر ہر میونسپلٹی اس پر لاکھوں روپیہ صرف کرنے کو تیار، پھر ہر حکومت کے پاس اس شعبہ میں کام کا انبار، مگر کیا کسی میونسپلٹی اور حکومت نے اس طرف بھی توجہ کی کہ اس مادۂ مخصوص کی بربادی اور اس کے بے جا استعمال کے سبب جو زبردست خرابی قوموں اور نسلوں کی غارت گری کر رہی ہے اس کے انسداد کے لیے بھی کوئی صورت اختیار کی جائے آج کتنے ناپاک متعدی امراض ہیں جو اسی مادہ کے غلط استعمال کے سبب ملکوں کو تباہ کر رہے ہیں اور انسانی نسل کو زبردست نقصان پہنچا رہے ہیں، مگر حکومت کے مشیر اس طرف سے غافل اور رہبرانِ ملّت اس کام کے لیے کاہل پہلو میں دِل اور دِل میں سچا درد ملی رکھنے والا انسان قوم و ملک کے نوجوان کی اس بربادی کو دیکھ کر خون کے آنسو روتا ہے۔ اس تالیف میں آپ کو وہی خون کے قطرے ملیں گے اور میں نے نوجوانوں کی خدمت کے لیے یہ پہلا قدم اٹھایا ہے جس کے اثرات ان صفحات پر آپ کی نظر کے سامنے آئیں گے۔ یہ کوک شاستر نہیں ہے، جو استعمال مادۂ مخصوص کے لیے مختلف آسن بتائے، قرابادین یا بہشتی زیور کا گیارھواں حصّہ نہیں جو مقوی و مغلظ و ممسک نسخہ سکھائے۔ اشتہار بازوں کا اشتہار نہیں جو "مردہ زندہ ہوگیا" کی سرخی دکھاتے ہوئے حبوب و معاجین کی چاشنی چکھائے، بلکہ ایک درد بھرے دِل کا محبت بھرا پیغام ہے نوجوانانِ ملّت کے نام۔

کاش مالکِ عالم لفظوں میں اثر دے، طرزِ بیان کو شستہ و پاکیزہ رکھے جو دل میں گھر کرنیوالا، بھولے ہوؤں کو رستہ بتانے والا اور بھٹکنے والوں کو صحیح راہ پر لگانے والا ثابت ہو۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

محمد عبد العلیم الصدیقی القادری میرٹھی

Marfat.com

شباب یا جوانی

انسانی زندگی کے تین دَور ہیں۔ ابتدائی زمانہ کو بچپن، انتہائی عمر کو بڑھاپا اور ان دو زمانوں کے درمیانی مدت کو **جوانی یا شباب** کہتے ہیں۔ ہم جس وقت کی یاد ناظرین کے دل و دماغ میں تازہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس شباب کے آغاز، یا جوانی کی ابتداء، انسانی زندگی کی بہار کا سماں ہے۔ درخت کا بیج، زمین میں پہنچا، زمین کی اگانے والی قوت پودا نکال کر مضبوط بنا رہی ہے، رحمت کے پانی کے چھینٹے نسیم بہار کے جھونکے، سرسبزی و شادابی کا سامان پہنچا رہے ہیں، یہاں تک کہ وہی چھوٹا سا پودا پھل پھول سے آراستہ ہو کر اپنے دلربایانہ، مستانہ انداز میں جھوم جھوم کر ایک عالم کو اپنی اداؤں کا متوالا بناتا، اور اپنے پھولوں پھلوں کی عام دعوت دنیا کو پہنچاتا ہے۔ انسانی زندگی کا بیج بھی مقررہ قاعدہ کے مطابق اس سرزمین میں پہنچ کر جہاں اس کی آبیاری کے لیے قدرت نے ہر قسم کا سامان بہم پہنچا رکھا ہے، نو مہینے کے بعد ایک نرم نازک موہنی صورت لیے ہوئے جلوہ آرائے عالم ہوتا ہے، دودھ کی نہریں جو قدرت نے اسی کی خاطر جاری فرمائیں، اس کے لیے غذا پہنچانے کا کام سرانجام دے رہی ہیں، پھر طرح طرح کی غذائیں اس کی تربیت کا فرض بجا لا رہی ہیں۔

علمِ طب کے مطابق بدن کے جوڑ جوڑ کا حال دیکھنے والے مطالعہ کرتے ہیں کہ غذائیں معدہ میں پہنچتی ہیں، معدہ کی گرمی، ان کو دوبارہ پکاتی اور قسم قسم کے کھانوں کا ایک جان بناتی ہے، قدرت کی چھلنی نے تیار کیے ہوئے دلیے کو اچھی طرح چھانا، تلچھٹ یا فضلہ باہر پھینکا گیا اصل غذائی مادہ جگر میں پہنچا وہاں جگر کی مشینری نے دوبارہ اپنا کام شروع کیا، اور جگر کی ہانڈی میں اچھی طرح پک کر چار قسم کے خلط تیار ہوئے، زرد زرد پتلا پانی صفرا کہلاتا ہے سُپید لیس دار رطوبت بلغم کہی جاتی ہے، اور بالکل نیچے جل جانے والا مادہ سودا کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

لیکن اس پورے غذائی مادہ کا اصلی جوہر سرخ رنگ لیے ہوئے خون بن کر قلب میں پہنچا۔ پھیپھڑے سے آنے جانے والی ہواؤں نے اسے صاف وشفاف بنایا، رگوں کی نہروں اور نالیوں نے تمام بدن کے جوڑ جوڑ بال بال تک اس جوہر کو پہنچایا، بدن کے ہر ہر حصے نے اس سے غذا پائی اور کمزور جان میں اسی خون کے ذریعہ طاقت آئی۔ بدن کی تربیت کے لیے جس قدر خون کی حاجت تھی خرچ میں آتا رہا اور انسانی پودا اسی خون کے ذریعہ نشو ونما پاتا رہا، جب بدن کا بناؤ ایک اوسط درجہ میں آیا جو خوب بدن کی فربہی کی خدمت سے بچا، انسان کے بدن میں ٹھہرا۔ اب ذرا غور کرو کہ یہ خون، تمام غذاؤں کا بہترین جوہر اپنے اندر رکھتا اور تمام بدن کے جوڑ جوڑ اور بال بال کی سیر کر لینے کے سبب ہر ہر عضو کی کیفیت کا اثر پیش کرتا ہے۔ بلا تمثیل دریا کا پانی جس حصے سے گزرتا ہے اس کے اثرات اپنے ساتھ لیے چلتا ہے، اسی طرح رگوں کی نالیوں اور نہروں میں بہتا ہوا خون جب اپنے ٹھہرنے کی جگہ پہنچا تو اپنے قطرے قطرے میں سارے بدن کے کمالات کا اثر رکھتا ہے، اور اس اثر کی لطافت سے اعضائے رئیسہ دل ودماغ خاص ذوق حاصل کرتے ہیں اور رُوح حیوانی اسی ارغوانی امرت سے لذت یاب ہوتی ہے، یہی امرت انسانی وجود میں وہ جوش وکیفیت پیدا کرتا ہے، جس پر لاکھوں کروڑوں ناپاک بوتلوں کے گندے ناپایدار نشے قربان، اسی جوہر میں وہ قوت ہے جو تمام عالم کے جواہرات کے خمیروں اور تمام عالم کی بہترین معجونوں میں مل جل کر بھی نصیب نہیں ہو سکتی، اسی جوہر کی طاقت سے آنکھوں میں نُور، قلب میں سرور، بدن میں ہمت، حوصلہ وجرأت، بلکہ یوں سمجھئے کہ تمام وجود کی طاقت وقوت اسی جوہر کی بدولت تم اپنے سینوں پر اپنی پستانوں میں جو سختی جوان ہوتے وقت محسوس کرتے ہو یہی اسی خون کے جوہر یا جوانی کے مادہ یا شباب کی علامت ہے۔

انسانی عادت وفطرت کا تقاضا یہ ہے کہ جب کسی شخص میں کوئی کمال پیدا ہوتا ہے فوراً اس کے اظہار ونمائش کے ولولے قلب میں خاص گدگداہٹ پیدا کرتے ہیں شاعر جب کوئی شعر تصنیف کرتا ہے اس کا دِل چاہتا ہے کہ کوئی اہل فن اس کو سُنے، حسین وجمیل چاہتا ہے

Marfat.com

کہ میرے حسن و جمال کے قدرداں آئیں اور مجھے دیکھیں. مقرر چاہتا ہے کہ میری تقریر سُنکر لوگ محظوظ ہوں، اور میں اپنے کمال دکھاؤں، سُنار، لوہار، نجار، کاتب غرض ہر اہل فن کمال حاصل کرنے کے بعد اپنا کمال دکھانا چاہتا ہے کسی شخص کے پاس دولت آتی ہے، ثروت ملتی ہے تو اس کے ساتھ ہی ساتھ اس کے اظہار و نمائش کا بھی خیال پیدا ہوتا ہے، کبھی وہ اس کے اظہار کے لیے عالی شان مکان بناتا ہے، فرنیچر سجاتا ہے، عمدہ پوشاک پہنتا اور دوست و احباب کو بلاتا ہے. بادشاہی ملتی ہے تو شان و شوکت کے اظہار کے لیے بڑے بڑے دربار منعقد کرتا ہے، رؤسا و امراء طلب کیے جاتے ہیں عجائب و غرائب سامان ہوتے ہیں. غرض یہ انسانی فطرتی جذبہ ہے کہ کمال کا اظہار کیا جائے یہی جذبہ اس خاص دولت و مخصوص قوت کے پیدا ہونے اور کمال کی صورت اختیار کرنے کے بعد اس کے اظہار کی طرف مائل کرتا ہے اور خواہ مخواہ دل میں یہ سودا سماتا ہے کہ اس دولت کو صرف کرنے کی لذّت اُٹھائے.

بے شک زبان، بولنے کے لیے، کان سننے کے لیے، آنکھیں دیکھنے کے لیے بے چین ہوتے ہیں، اس لیے کہ ان اعضا کا یہی کام ہے اسی طرح اس قوت کے اظہار کے لیے بھی ایک عجیب و غریب انتشار ہوتا ہے اور یہ مادۂ مخصوص اپنے استعمال میں لائے جانے کے لیے بعض اوقات انسان کو مجبور اور بے قرار کر دیتا ہے بلکہ ایسا از خود رفتہ بنا دیتا ہے کہ اگر اس حالت کو جنون سے تعبیر کیا جائے تو بجا ہوگا.

اَلشَّبَابُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ

اسی حال سے عبارت اور "جوانی دیوانی" سے یہی مراد اور مطلب. یہ بالکل درست کہ وہ جوہر، جب اپنے کمالات دکھلانے کی آرزوئیں لیے ہوئے میدان میں آنا چاہتا ہے تو جہاں اس کو موقع نہ دینا اور قدرت کی دی ہوئی اس نعمت کا غلط استعمال فضول ولغو ہے نہیں بلکہ تباہ کرنے والی صورتوں سے ضائع کرنا بھی سخت ترین ظلم ہی سمجھا جائے گا.

دن رات کی عرق ریزی اور پوری محنت و مشقت کے ساتھ تجارت کے ذریعہ جو دولت

Marfat.com

ہاتھ آئی یہ ضرور ہے کہ اس کا ضروری کاموں کے لیے بھی صرف میں نہ لانا بخل اور اخلاقی خرابی سے تعبیر کیا جاتا ہے، لیکن یہ ظاہر ہے کہ اس کا بے جا استعمال اور آمدنی سے زیادہ صرف کرنا بھی یقیناً ایک نہ ایک دن دیوالیہ بنائے گا، عمر بھر رلائے گا۔ کھویا خزانہ پھر نہ پائے گا۔ اور اس وقت کا پچھتانا ہرگز کام نہ آئے گا۔

سمجھداروں کا یہ کام ہے کہ اگر تجارت کو ترقی دینا مقصود ہے تو کم از کم کچھ دنوں نفع کو بھی اصل میں شامل کریں اور اس طرح تجارت کے سرمایہ کو ترقی دیں۔

انسانی جواہرات کا یہ انمول خزانہ انسانی جسم کی بیش قیمت کانوں اور زندگی کے سمندر کی گہرائیوں سے نکل کر جسم انسانی کی بعض محفوظ کوٹھریوں میں پہنچا ہے اگر چند روز تک اس صندوق میں امانت رہے تو وہ دوبارہ خون میں جذب ہو کر خون کو تقویت دینے والا صحت کو درست اور بدن کو مضبوط بنانے والا ہوگا، رعب داب حسن وجمال کو بڑھانے والا اور مردوں میں مردانہ، عورتوں میں زنانہ خصوصیات کو چار چاند لگانے والا ثابت ہوگا۔ دماغ کی ذکاوت ترقی پائے گی، قوت حافظہ میں تیزی آئے گی، آنکھوں میں سرخی کے ڈورے، اس مالداری پر دلالت کرنے والے اور ہمت کی بلند پروازی، حوصلہ کی سربلندی اس دولت میں زیادتی کی علامت ہوگی، البتہ اس کے بعد جب یہ سرمایہ کافی مقدار کو پہنچ جائے کہ مالداروں کی فہرست اور اعلیٰ تاجروں کی فرد میں نام شمار ہونے لگے اس وقت میدان عمل کی طرف قدم اُٹھائیے، اور اس بیش گاڑھی کمائی کو بہترین طریق پر صرف میں لائیے، وہ صحیح طریق استعمال کیا ہے، آگے چل کر ملاحظہ فرمائیے۔ یہ فیصلہ ہم آپ ہی کی مرضی پر چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنے آپ کو کتنا مالدار بنائیے اور کم از کم کس حد تک پہنچائیے۔ بشرطیکہ آپ کے متعلق ہمیں یہ یقین ہو جاتا ہے کہ آپ اس معاملہ میں صحیح رائے قائم کر سکیں گے لیکن افسوس یہ ہے کہ آج ایسے مالداروں کی کمی ہی نہیں، بلکہ تقریباً بالکل ہیں ہی نہیں، اس لیے مثال اور نمونہ پیش کریں تو کسے؟ اور آپ بھی معیار اور کسوٹی بنائیں تو کسے؟ بعض پرانے زمانہ کے لوگوں نے پچیس برس کی عمر

Marfat.com

کو ایک اوسط عمر قرار دیا یہ بتایا کہ اگر اچھی عمدہ غذائیں کھانے کو ملیں، بے فکری کی زندگی نصیب ہو، تو بدن کو اچھی طرح تربیت دینے اور کافی طاقتور بنانے کے لیے پچیس برس کی عمر تک اس امرت کی حفاظت کی ضرورت اور استعمال سے بالکل بچنے کی حاجت ہو لیکن پچیس تو پچیس آج ہمارے نوجوان ہنسیں گے اور مذاق بھی اڑائیں گے اگر ہم ان سے یہ درخواست کریں کہ کم از کم بیس برس کی عمر تک اس کی حفاظت کرلو، اور اس انمول دولت کو ابھی ضائع نہ کرو ذرا صبر سے کام لو پھر اس کے بہترین نتائج دیکھو، اس کے بعد یا خیر جانے دو اس سے پہلے ہی سہی اس کا استعمال کرتے ہو تو تمہیں تمہاری ابھرتی ہوئی جوانی کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ اس پر رحم کھاؤ اور اسے برباد نہ کرو، بے دردی سے لٹانے والے تو نہ بنو ورنہ یاد رکھو پچھتاؤ گے، اور بری طرح پچھتاؤ گے تم نے ابھی شاید پورے طور سے نہ سمجھا ہو کہ اس قیمتی خزانہ میں کیا کیا جواہرات موجود ہیں، دیکھو دیکھو، یہی کیا کچھ بننے والا ہے، یہ ایک بیج ہے جس سے بہت سے پودے اُگیں گے بہت سے پھل نکلیں گے، بہت سے پھول کھلیں گے، آج بیج کو ضائع نہ کرنا اسی میں تمہاری آئندہ زندگی کی بہار پوشیدہ ہے۔

انسانی جوڑے

قدرت نے ہر نر کے لیے مادہ اور ہر مادہ کے لیے نر، پیدا فرما کر بہت سے جوڑے عالم میں بنائے اور ہر ایک کے بدن کی مشین پر مختلف پُرزوں اور آلوں کو اس انداز کے ساتھ سجایا کہ وہ ہر ایک کی فطرت کے مطابق اس کی ضرورت کو پورا کرنے والے ہیں، مرد عورت کے لیے عورت مرد کے لیے، عنفوانِ شباب، یا انسانی زندگی کی بہار کے وقت ایسا ہی بے قرار ہے، جیسے پیاسا پانی کے لیے، یا بھوکا کھانے کے واسطے اس لیے کہ مرد کے شباب کی قدر دان عورت اور فقط عورت ہی بن سکتی ہے اور اسی طرح عورت کے جواہراتِ جوانی کی قدر دانی مرد اور فقط مرد ہی کر سکتا ہے، ایک دوسرے کے دل کا چین اور دوسرے کی جان کا آرام، گانے والا بہروں کے

Marfat.com

سامنے گائے، کیا نتیجہ؟ عمدہ سینما کا تماشا اندھوں کو دکھایا جائے تو کیا فائدہ؟ اسی طرح اس زندگی کے امرت اور اس انسانی بیج کو کلر نکمی زمین پر ڈالا جائے گا تو سخت حماقت اور بدترین جہالت، اس مادہ کی یہ خصوصیت کہ مرد و عورت کے ملاپ اور ایک دوسرے کے جذبات کے برانگیختہ ہونے پر رنگ بدلنا شروع کرتا ہے اور نیچے غدودوں میں پہنچ کر سپید یا زرد رنگ اختیار کرتا ہے۔ اب اگر صحیح موسم اور ٹھیک وقت پر ظاہری جسم کے ملنے کے ساتھ، مرد اور عورت کی یہ دولت مشترک سرمایہ کی صورت اختیار کر لے تو ایک پیاری موہنی صورت نو ماہ بعد جوانی کے پھل کی شکل میں جلوہ دکھائے۔ یہ قدرت فطرت نے عورت کو عطا فرمائی ہے کہ وہ مرد کی اس امانت کو حفاظت کے ساتھ رکھتی اور اپنے ہی خونِ جگر سے اس کو ترقی دیتی اور آخر بڑھا چڑھا کر ایک تیسرے انسان کے پیکر میں ڈھال کر سامنے لاتی ہے، اس لیے مرد کی اس دولت کے خرچ کرنے کی جگہ عورت اور فقط عورت کے پاس اور عورت کی اُبھرتی ہوئی امنگوں اور ولولوں کی قدردانی کرتے ہوئے جامِ محبّت و بادۂ گلفامِ اُلفت کے ساتھ اس کو سیراب کرنا مرد ہی کا کام ہے۔

عورت اور مرد کے درمیان قانونی رشتہ کی ضرورت

آپ نے ابھی مطالعہ فرمایا کہ اس انسانی بیج کی حفاظت اور تربیّت کی ذمہ داری کا زبردست بوجھ عورت ہی کے کاندھوں پر ہے۔ یہ مادہ عورت کے پاس پہنچ کر بڑھنا اور پلنا شروع ہوگا۔ نو مہینہ کی مدت اس کی تکمیل کے لیے درکار ہے۔ اس زمانہ میں عورت فطرتاً اس امر کی محتاج ہوگی کہ کوئی شخص اس کی کفالت کرے وہ اپنی ضروریاتِ زندگی کی طرف سے گونہ مطمئن رہے۔ زیادہ وزنی اور بوجھل کام میں مصروف ہو کر اپنی قوت کو نہ گھٹائے تاکہ وہ مادہ اچھی طرح ترقی کے درجے طے کرتا جائے۔ اس تکمیل کے بعد وہ بچہ پیدا ہو کر بھی دوسرے جانوروں کے بچوں کی طرح فوراً اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل نہیں،

Marfat.com

بلکہ ایک مدت تک اس امر کا محتاج کہ خود اس کی خبر گیری، کھلانے، پلانے، سلانے، اٹھانے، بٹھانے کے لیے ذمہ دار ہستیاں موجود رہیں۔ اس قسم کی زبردست ذمہ داری کا بوجھ اٹھانا اگرچہ بظاہر آسان نظر آتا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو اس قسم کی خبر گیری کسی دنیوی لالچ اور مالی نفع کے خیال سے اگر کی بھی جائے تو خاطر خواہ نہ ہو گی۔ اس لیے ضرورت ہے بچہ کے لیے خُلق اور محبّت کی، جس کے دل میں بچہ کی محبّت کا درد اس انداز سے سمایا ہوا ہو کہ اس کی ذرا سی تکلیف بھی اسے بے چین کر دے، اس کے آرام بغیر اسے آرام نہ آئے۔ ایسی محبت فطرتاً صرف اسی ذات کو ہو سکتی ہے جس نے نو مہینہ تک اس کی حفاظت کی خدمت انجام دی یعنی اس نونہال کی ماں کہلانے والی خاتون چوبیس گھنٹے تک مسلسل ایک معصوم بے زبان کو دودھ پلانے، غذا پہنچانے اور ہر قسم کی خبر گیری کے فرائض بجا لانے کی خدمت انجام دینے والی خاتون جب اپنا سارے کا سارا وقت اسی کام میں صرف کرے، جس کی اشد شدید ضرورت، تو خود اپنی ضروریاتِ زندگی اور مصارفِ خانگی کے انتظام کے لیے کہاں سے وقت نکال سکے گی۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ اس کے خرچ کی ذمہ داری کسی دوسری ذات کے سپرد کی جائے کہ عورت بے فکر ہو کر صرف بچہ کی خدمت بجا لائے، ایک بے تعلق آدمی ایسی ذمہ داری کیونکر لے سکتا ہے اس ذمہ داری کا بوجھ یقیناً اسی شخص کے سر پر ہونا چاہیے جس کی امانت یہ عورت سنبھال رہی ہے۔ پس اس سے پہلے کہ یہ امانت عورت کی تحویل میں آئے، ضرورت ہے کہ کسی ایسے مرد کے ساتھ اس کا تعلق قائم ہو جائے جو امانت دینے کے بعد اس کی خدمت کی ذمہ داری اسی طرح نباہ سکے، اسی تعلق کا نام تعلق ازدواج ہے اور اس قانونی رشتہ کی تکمیل کو نکاح کہتے ہیں۔

نکاح کی صُورت اور حقوق مرد و عورت

رشتہ نکاح ایک باقاعدہ ایسا قانونی تعلق ہے کہ مرد عورت کے کھلانے، پلانے، پہنانے

Marfat.com

وغیرہ اور آئندہ پیدا ہونے والی اولاد کے مصارف کا پورے طور پر ذمہ دار ہو عورت اس مرد کی اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ شریک زندگی بن کر اس کی امانت کی حفاظت اور ہر طرح خدمت کرنے کی مکلّف، قطع نظر ان فائدوں کے جو ایک مرد کو عورت کی محبت اور عورت کو مرد کی رفاقت کے سبب جذبات الفت سے لطف اندوز ہونے اور خانگی زندگی میں آرام کی گھڑیاں گزارنے سے حاصل ہوتے ہیں، سب سے بڑی بات جو یہ رشتہ باندھنے میں ہے وہ انسانی نسل کی بقاء و حفاظت کا مسئلہ ہے، اس قسم کا قانونی رشتہ نہ ہونے کی صورت میں مرد و عورت کے خلط ملط اور ناجائز تعلقات سے جو برے نتیجے آئے دن پیدا ہوتے رہتے ہیں وہ کبھی حمل گرانے اور کبھی پورے پورے زندہ سلامت بچوں کے نالیوں میں ڈالے جانے، کبھی جیتے جاگتے بچوں کو زندہ درگور کرنے یا گلا گھونٹ دینے کی شکل میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور انسانی ہمدردی کا ادنیٰ حصّہ بھی قلب میں رکھنے والا معمولی تامّل سے معلوم کر سکتا ہے کہ اس سے زیادہ ظالمانہ کام اور کیا ہوگا۔ ننھی ننھی معصوم بے زبان جانوں کو اس طرح ہلاک و تباہ کیا جائے۔

دنیا کی ہر قوم نے خواہ وہ مہذب کہی جائے یا غیر مہذب، انسانی نسل کی بقاء و تحفظ کے لیے اس رشتہ کو ہر زمانہ میں ضروری سمجھا، اور اپنے اپنے خیال کے مطابق اس رسم کے ادا کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی طریقہ مقرر کیا، ہندوستان میں ہندو پنڈت صاحب کو بلا کر کنگنا باندھ کر عورت مرد کے دامن میں گرہ دے کر اس تعلق کو مضبوط کریں، یا برہما کے بدھ مت پر چلنے والے عورت کے مرد کے ساتھ بھاگ جانے کو ہی اس تعلق کی مضبوطی کا طریقہ جانیں۔ یورپین عیسائی اقوام گرجا میں جا کر اس رسم کو ادا کریں، بہر صورت نتیجہ ایک ہی ہے کہ عورت مرد کی زوجیت میں داخل ہو کر اس کی امانت خاص کی امین بن جاتی ہے۔

وہ مہذب دین جو انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق مکمل قانون پیش کرتا ہے۔ اس باب میں بھی ایسا جامع قانون سامنے لاتا ہے کہ جس میں ایک ایک جزئیہ موجود ہے۔ قرآن عظیم کو دیکھئے، سب سے پہلے بتایا جاتا ہے۔

Marfat.com

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ۔ عورتوں میں سے جو تم کو بھائے اس سے نکاح کرو۔

پھر تاکید کی جاتی ہے، حدیث میں آتا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ نکاح میری سنّت ہے جس کسی نے میری سنّت سے منہ پھیرا وہ مجھ سے نہیں۔

پھر فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم:

تَنَاكَحُوْا وَتَنَاسَلُوْا فَاِنِّیْ اُبَاهِیْ بِكُمُ الْاُمَمَ۔ نکاح کرو نسل کو بڑھاؤ کیونکہ میں تمہاری کثرت کے سبب اور اُمتوں پر فخر کروں گا۔

پھر ایک مقام پر تو یہاں تک فرما دیتے ہیں:

اَلنِّكَاحُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ۔ نکاح آدھا ایمان ہے۔

اسی مضمون کو ایک جگہ یوں ادا فرماتے ہیں:

اذا تزوج العبد فاستکمل نصف الدین فلیتق اللہ فی النصف الباقی۔ بندہ جب اپنا جوڑا منتخب کر لیتا ہے تو آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے۔ اب باقی آدھے کے لیے اللہ سے ڈرے۔

نکاح کو آدھا ایمان اور نصف دین بتا کر یہ بتایا جا رہا ہے کہ جب تک انسان اس قانونی بندش میں اپنے آپ کو مقید نہ کرے گا قوتِ شہوانیہ کے جوش یا جنونِ جوانی اور اس آزادی کے زمانے میں دیوانہ بن کر خدا جانے کیا کچھ کر بیٹھے اس دولت بے بہا کو کس طرح برباد کر ڈالے جب بیوی پاس ہوگی تو اس قسم کے خیال آتے ہی اس کی روک تھام کا سامان مہیا کر دے گی اسلیے فرمایا گیا اور کتنا پاکیزہ نکتہ بتایا گیا:

ایما رجل رای امراۃ فلیقم الی اھلہ فان معھا مثل جب کسی آدمی کو کوئی عورت بھائے یعنی کسی اجنبی عورت کو دیکھ کر خاص خیال

Marfat.com

الذی معھا۔ اس کے دل میں آئے، تو اسے چاہیے
کہ فوراً اپنی بیوی کے پاس جائے، کیونکہ اس کے پاس وہی سامان موجود ہے جو اس
اجنبی عورت کے پاس ہے :

اسی کا عکس عورتوں کے لیے سمجھ لیا جائے کہ ان کے دل میں جب کبھی کوئی خیال پیدا ہو فوراً اپنے مرد کے پاس جائیں کہ اس کی تشفئ قلب کا سامان اس کے پاس موجود۔ اگر اس خزانہ کو جو مرد، عورت کے پاس ہے، مرد نے اجنبی غیر کی زمین میں ڈالا، یا عورت نے اجنبی اور غیر مرد کے چشمہ سے سیرابی حاصل کی تو ادھر وہ دانہ دوسرے کی ملک میں پہنچ کر تمہارے ہاتھوں سے گیا دوسرا اسے سنبھالے یا نہ سنبھالے، تم سے گیا گزرا ہوا۔ ادھر اگر عورت نے یہی غلطی کی تو آئندہ یا سخت پریشانیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہے یا اس زبردست دولت کو برباد کر ڈالے اور قتل کا گناہ اپنے سر لے، بہرصورت دونوں شکلوں میں نقصان ہی نقصان، نظر برآں دنیا و آخرت دونوں حیثیت سے بھلائی و خیریت اسی میں ہے کہ بیج اپنی مملوکہ زمین میں بویا جائے اور زمین کی آبیاری اپنے ذاتی کنوئیں سے کی جائے آج تمہاری پنچائتوں اور جماعتوں نے ممکن ہے کہ اس مبارک رسم کو پورا کرنے کے لیے سخت پابندیاں لگادی ہوں یا تمہاری برادری کے رسم و رواج نے تمہیں مشکلوں میں پھنسا دیا ہو۔ مثلاً سیلون کے سیلونی غیر مسلم و مسلم دونوں کی نوجوان لڑکیاں صبر کئے ہوئے اپنے ان ظالم بزرگوں کو بد دُعا دیتی ہوں جنہوں نے یہ قید لگا رکھی ہے کہ جب تک لڑکی اپنے ساتھ ہزاروں لاکھوں کا جہیز نہ لے جائے۔ کوئی مرد اسے منہ نہ لگائے یا ہندوستان کے بعض گھرانوں میں یہ پابندیاں ہوں کہ جب تک مہر کی کثیر رقم اور جہیز کا بیش قیمت سامان برادری کے کھانے اور فضول ڈھول باجے کے خرچ کے لیے روپیہ نہ ہو جائے اس وقت تک نکاح کی رسم پوری نہ ہونے پائے۔ اسلام کا مبارک مذہب اس زبردست بات کی رعایت رکھتے ہوئے کہ بغیر قانونی رشتہ ہوئے مرد و عورت دونوں کے لیے ہلاکت، نہایت آسان قانون بتاتا، اور مرد عورت دونوں کو کامل آزادی دیتے ہوئے یہ بتاتا ہے کہ :

Marfat.com

النکاح عقد موضوع لملک
المتعۃ ای حل استمتاع
الرجل من المراۃ وھو ینعقد
بایجاب وقبول وشرط سماع
کل واحد منھما لفظ الآخر
وحضور حرین او حر وحرتین
مکلفین مسلمین سامعین
معھما لفظھما۔

نکاح تو ایک قانونی معاہدہ ہے جو بہت
آسانی کے ساتھ منعقد ہو جاتا ہے، ایک
طرف سے ایجاب ہو، دوسری طرف سے
قبول، دونوں ایک دوسرے کے الفاظ
سن لیں (خواہ بلاواسطہ یا بالواسطہ)
اور جس طرح ہر دنیوی معاملہ کے لیے
گواہوں کی ضرورت، اسی طرح اس
معاہدہ کی تکمیل کے لیے صرف اس قدر
درکار کہ دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں اس پر گواہ ہو جائیں، مگر وہ گواہ آزاد ہوں، مسلمان ہوں اور دونوں فریق کے ایجاب وقبول کے دو بول سُن لیں:

مرد وعورت نکاح کے لیے راضی تو حاجت رجسٹریشن نہ ضرورت قاضی، عورت مرد سے بواسطہ وکیل کہے "میں نے اپنے نفس کو تمہاری زوجیت میں دیا"۔ مرد کہے "میں نے قبول کیا"۔ دو گواہ ان کلمات کو سُن لیں، یہ لیجئے نکاح ہوگیا۔ اب خوب ایک دوسرے سے لُطف صحبت اٹھائیں، نہ کوئی قانون اسے ناجائز بتائے، نہ دنیائے تمدن میں اس سے کوئی فرق آئے، ان ہی دو بول کے سبب مرد نے تمام ذمہ داریوں کو قبول کرلیا اور عورت اب اس مرد کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کرچکی کہ دوسرے کسی مرد کو اس سے اس قسم کا فائدہ حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں رہا جس کے لیے اس نے اپنے آپ کو اس مرد کے سامنے پیش کردیا۔

اس مرد کے ذمہ ہے کہ اس کو پکا پکایا کھانا کھلائے، سلا سلایا کپڑا پہنائے، بچہ پیدا ہو تو اس کے مصارف کا بار اُٹھائے۔ عورت کا کام ہے کہ مرد کی اطاعت وفرمانبرداری کرے، اور اپنی محبت بھری دل لبھانے والی باتوں سے مرد کو ایسا رجھائے کہ وہ دوسری طرف مائل ہی نہ ہونے پائے، اسی پر عالم کے تمدن کا دارومدار، ایسا نہ ہو تو اولاد کا پلنا بڑھنا اور دُنیا کا ترقی کرنا دشوار۔

Marfat.com

تقسیم کار اقتصادیات و تمدن و معاشیات کا پہلا اصول اگر اس اُصول کو نظر انداز کر دیا جائے تو تمام عالم کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ تعجب کا مقام ہے کہ پیشہ و حرفہ تجارت و زراعت غرض دنیوی زندگی کے ہر شعبے میں تو تقسیم کار کی رعایت، لیکن وہ زندگی جس کے ساتھ انسان کو دن رات کے چوبیس (۲۴) گھنٹے گہرا تعلق اس اُصول سے الگ کر دیا جائے، مرد عورت کی "مُساوات و برابری" کے صحیح الفاظ کو یہ غلط جامہ پہنایا جائے کہ ایک دوسرے کے فرائض و اختیارات میں فرق نہ رکھا جائے، سخت بے سمجھی اور غلطی ہی کہی جائے گی۔ بیشک مرد و عورت میں مساوات ہے، اسی طرح کہ نہ مرد، عورت پر زیادتی کرنے پائے، نہ عورت مرد کے حقوق میں خلل لائے نہ اس طرح کہ مرد عورت بنے اور عورت مرد بن جائے، عورتیں بقاء و تحفظ نسل انسانی کی اس اہم خدمت کو چھوڑ کر پارلیمنٹ و میونسپل بورڈ لوکل گورنمنٹ کے اسٹیج پر آئیں، اور مرد زنانہ لباس زیب تن فرما کر گھر میں بیٹھ کر بچوں کی پرورش اور امور خانہ داری کی نگہداشت فرمائیں۔ اگر جنگ کے وقت میں کسی طرح جائز رکھا جائے کہ دفتر کے کلرک، مدارس کے مدرس، کالج کے پروفیسر، مالیات کے افسر تو میدانِ جنگ میں توپ و تفنگ چلانے کی خدمت پر بھیج دیئے جائیں اور دن رات کے مشاق نبرد آزما فوجی، سپاہی، قلم دوات سنبھال کر دفاتر و مدارس میں بٹھا دیئے جائیں تو یہ بھی جائز ہو سکتا ہے کہ مرد و عورت کے فرائض بدل جائیں، ورنہ ممکن ہے کہ عورتیں بال کاٹ کر مردوں کی سی صورت بنائیں، مرد داڑھی مونچھوں کو صاف کر کے مانگ پٹی میں مصروف ہو کر عورتوں کی شباہت پیدا کریں۔ عورتیں اعلیٰ قابلیت تقریر و تحریر پیدا کر کے میدانِ عمل میں آئیں اور مرد خانہ داری کی خدمت بجا لائیں، لیکن یہ کیونکر ممکن ہے کہ مرد و عورت اپنے ان اعضاء و جوارح کی شکلوں اور صورتوں کو بدل دیں جن کے سبب ان دونوں میں قدرت نے امتیاز پیدا کیا اور اعضاء کی مناسبت سے ہر ایک کو ہمت اور حوصلہ دیا، عورتوں کو اپنے ان فرائض کی طرف سے بے توجہی مردوں کی اس اخلاقی خرابی کی بڑی حد تک ذمہ دار ہے جس کے سبب دُنیا میں بالعموم اور یورپ میں علی الخصوص تخم انسانی کی بربادی ہوتی جاتی ہے۔

Marfat.com

مرد و عورت کا ملاپ

یعنی

مقاربت کا فطری اور شرعی طریقہ

عورت اور مرد کے اعضاء کی ساخت ہی ہر ایک کے فرائض کی صورت سامنے لاتی ہے، چنانچہ قرآن کریم نے اپنے حکیمانہ انداز بیان میں جہاں اس مقدمہ کے دوسرے شعبوں پر مکمل ہدایت نامہ پیش کیا وہاں عورت مرد کے ملنے کا طریق بھی بتلا دیا :

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا	تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں
حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا	اپنی کھیتی کو جس طرح چاہو استعمال
لِأَنْفُسِكُمْ. (البقرہ آیت : ۲۲۳)	میں لاؤ اپنے واسطے آگے کی تدبیر کرو

(یعنی وہ طریقہ استعمال کرو جس میں آئندہ نسل بڑھے) غیر فطرتی طریقہ اختیار نہ کرو ورنہ تخم حیات برباد ہو جائے گا۔ بیج تربیت کے لیے مقام ہی نہ پائے گا اور کوئی حظ و لطف بھی نہ آئے گا :

عیاش، عیش پرستی کے لیے نئے نئے طرز ایجاد کریں، نت نئی ادائیں اس میل ملاپ کے لیے نکالیں مگر عورت کی صحت، مرد کی عافیت اور تخم حیات کی خیریت و سلامتی کی صورت یہی اور فقط یہی ہے، حدیث میں صاف صاف بتا دیا کہ :

لَا تَأْتُوا النِّسَآءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ	عورتوں کے ساتھ ان کی پیچھے کی شرم گاہ کی طرف سے نہ ملو :

پھر تاکید و تہدید فرمائی کہ :

مَلْعُوْنٌ مَنْ أَتٰى اِمْرَأَتَهٗ	وہ شخص جو اپنی عورت کے پیچھے کے
فِي دُبُرِهَا۔	مقام سے ملتا ہے، ملعون ہے :

لہ عورت سے ملاپ :

Marfat.com

اس لیے کہ اس طرح تُخمِ حیات برباد ہو جائے گا، اور جانبین کی صحت میں بھی خلل آئے گا، جس طرح معمولی میل ملاپ میں سادگی کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار جو ذوق و کیفیت پیدا کرتا ہے، بناوٹی اور مصنوعی کیفیات میں وہ مزا نہیں آتا، اسی طرح اس ملنے کی بھی سادگی کے طریق کو ملحوظ رکھنے میں خاص حظ و سرور مگر یہ سادگی، جانوروں کی سی بے تمیزی نہ ہو، اسی لیے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد میں اس طرف بھی اشارہ کہ "اچھی طرح کھیلو، کو دو ایک دوسرے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا ذوق پاؤ، جب جذبات انتہائی برانگیختی کی حد کو پہنچیں، تب لُطفِ صحبت اُٹھاؤ۔"

کاشت کے لیے ایک زمانہ مقرر، تخم ریزی کے لیے وقت معلوم، اگر بے وقت بیج زمین میں ڈالا جائے، ادھر محنت برباد جائے، اس گھر کی پونجی بھی اکارت جائے، اس لیے فرمایا گیا:

فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ	ایام ماہانہ کے بعد عورتوں سے الگ
وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰی یَطْهُرْنَ ج	رہو (ان سے جس طرح ملا کرتے ہیں
فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ	ایسے نہ ملو) یہاں تک کہ وہ پاک ہو
حَیْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ط (البقرہ: ۲۲۲)	جائیں جب پاک ہو جائیں، تو جس

طرح خدا نے ملنے کا حکم دیا، اسی طرح ملو۔

عورتوں کے پاک ہونے کے بعد ملنے کا خاص وقت ہے، اس وقت مقاربت و صُحبت نتیجہ خیز ہو گی۔ اطباء کی تحقیق بھی اس باب میں یہی ہے بعض نے تین دن بتائے، بعض نے کچھ اور بڑھائے الغرض پاکی کا زمانہ تخم ریزی کا وقت ہے اور ناپاکی کے دنوں میں علیحدگی ضروری، مگر یہاں یہ ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ گندگی ایسی گندگی اور ناپاکی ایسی ناپاکی نہیں جس میں چھوت چھات شروع کر دی جائے اور ایک صاف ستھری پاکیزہ عورت کو ایسا ناپاک سمجھ لیا جائے کہ کوئی اس کے ہاتھ کی چیز بھی نہ کھائے۔ اس کو اپنے ساتھ کھانا بھی نہ کھلائے، نہیں نہیں وہ اس آزار میں مبتلا ہے تو نماز نہ پڑھے۔ قرآن کو ہاتھ نہ لگائے، اور مرد اس زمانہ میں قربت نہ کرے لُطف صحبت

Marfat.com

نہ اُٹھائے، باقی ساتھ کھلائے پلائے بلکہ پاس لیٹے، ایک چادر میں سلائے تو مضائقہ نہیں۔ صرف اس بات کا خیال رہے کہ بے قابو نہ ہو جائے اور جس بات سے منع کیا گیا ہے اس میں نہ پھنس جائے

رجل سئل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال ما یحل من امراتی وھی حائض فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشد علیھا ازارھا شانک باعلاھا۔

کسی شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں مجھے کس طرح ملنا جائز، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے ازار کو مضبوطی سے بندھا رہنے دو اور بالائی حصہ سے لُطف اُٹھاؤ۔

یہی حکم اس وقت جب کہ زچگی کی کُلفت[۱] اور نفاس کے سبب عورت میں قربت کی طاقت و اہلیّت نہ ہو۔ حیض و نفاس کی حالت میں قربت میں نہ صرف یہ کہ تخمِ انسانی بے کار جائے گا، اس لیے کہ یہ وقت تخم ریزی کا نہیں بلکہ جانبین کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ، جو خون ان اوقات میں نکل رہا ہے اپنے اندر ایک خاص زہریلا مادہ رکھتا ہے، اسی لیے قدرت اس کو باہر نکال رہی ہے، اگر اس زمانہ میں قربت کی جائے گی وہ زہریلا مادہ مرد میں اپنا اثر کرتے ہوئے اس کو گرمی اور خون کی خرابی کے دردناک ناپاک امراض میں گرفتار کر دے گا۔ ادھر عورت کو اس زمانہ میں کھال کے نازک ہو جانے کے سبب قربت کے تکلیف بھی ہوگی اور اس وقت کی حرکتوں کے سبب اگر زہریلا خون کچھ رک گیا تو اس کے کیڑے بدن میں پھیل کر سخت ترین امراض پیدا کر دیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ جسمانی طب اور اخلاقی و روحانی طب دونوں اُصولوں میں اس کی ممانعت کر دی گئی۔

[۱] کُلفت: سختی، تکلیف، رنج۔

Marfat.com

غیر قانونی صُورت ـــــ زِنا

جب قانونی رشتہ کے ہوتے ہوئے بھی حالت حیض و نفاس میں مقاربت شرعی وطبی دونوں اصولوں سے ناجائز قرار پائی۔ اس لیے کہ اس میں تخم انسانی کی بربادی ہے تو ذرا غور کرو کہ جہاں قانونی رشتہ ہی نہ ہو یا دوسرے کسی شخص کے ساتھ قانونی رشتہ میں بندھی ہوئی ہے یا ابھی آزاد ہے، کسی سے نکاح نہیں ہوا، اور اس تخم انسانی کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لے سکتی تو اس انمول اُمرت کا ایسی زمین پر ڈالنا اور برباد کرنا کس قدر شدید ظلم ہے۔ اگر عورت کسی مرد کے ساتھ قانونی رشتہ میں بندھی ہوئی ہے تو ایسی حالت میں کسی اجنبی نے اس کے ساتھ قربت کی، دوسرے کی زمین میں اپنا بیج ڈالا، اس کے ہاتھوں سے تو گیا، برباد ہوا۔ اگر اس عورت کا جائز قانونی شوہر اس پر اطلاع پاوے تو انسانی شرافت، حیاء اور غیرت اس کو ہرگز اجازت نہ دے گی کہ وہ اپنی اس عورت کو منہ لگائے۔ اس طرح ایک طرف یہ اجنبی غاصب بنا، دوسرے کی مِلک میں خلل انداز ہوا، دوسرے وہ عورت نہ ادھر کی رہی نہ ادھر کی ہوئی۔ اس خزانہ کی بربادی بہر صورت ہو ہی گئی، اور اگر بالفرض وہ جائز شوہر ایسا بے حیاء و دیّوث[1] ہے کہ اس کو ناگوار نہ جانے (یا نیوگ کے مسئلہ کو صحیح مانے جس کو کوئی شریف الطبع انسانیت کا جوہر رکھنے والا کبھی جائز نہیں رکھ سکتا) یا بالفرض اسے اس خباثت کی خبر ہی نہ ہو اور عورت کی عیاری و چالاکی اس راز کو چھپائے تو کیا اس اجنبی کی غیرت اس کو گوارا کرتی ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کی جائز بیوی کے ساتھ ایسا بُرا کام کرے، اگر گوارا نہیں کر سکتا اور کوئی غیرت والا شریف آدمی تو ہرگز گوارا نہ کرے گا۔ ؎

ہر چہ بر خود ناپسندی بہ دیگراں ہم پسند

جو بات تم اپنے لیے پسند نہیں کرتے دوسروں کے لیے بھی پسند نہ کرو، جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے۔ اگر آج تم ایک عمل کو اپنے لیے جائز سمجھ رہے ہو تو تیار ہو جاؤ کہ کل دوسرے تمہارے مقابلہ

[1] دیّوث: بے غیرت، بے شرم ؎

Marfat.com

میں بھی اس کو جائز سمجھیں گے۔ اگر کوئی زمانہ ایسا نازک و تاریک بھی آجائے کہ جانبین سے یہ خیالات غیرت و حمیّت ہی مٹ جائیں تو وہ انسانی نسل کی تباہی و بربادی کا انتہائی وقت ہوگا۔

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار

اب رہی وہ شکل کہ عورت کسی جائز رشتہ میں منسلک نہیں اگر پاکدامن ہے۔ عفیفہ ہے، باعصمت ہے اور آج ہی کوئی مرد اس کی عزت و عصمت و عفت کو اپنی سیاری کاری سے برباد کر رہا ہے یا وہ خود جوانی کے جنون میں گرفتار ہو کر اس زشت کاری کا شکار ہو رہی ہے تو

ہوشیار آدمی کو لازم ہے

کام کا پہلے سوچ لے انجام

اگر یہ بیج اپنے مقام پر پہنچ کر جم گیا، پودا اُگا، پھل نکلا تو کیا یہ عورت اپنی اس بے بسی کی حالت میں اس کی تربیت کی ذمہ داری لے سکتی ہے؟ اور کیا اس نمونہ کے ساتھ ہوتے ہوئے پھر کسی شریف و باحمیت مرد سے جائز تعلق پیدا کرنے کے لیے مُنہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو کیا یہ اس کو ضائع کرے گی؟ اور ایک خون، ایک قتل کی مرتکب بنے گی؟ یقیناً ایسا ہی ہوگا اور ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ نالیوں میں پڑے جیتے جاگتے بچے کراہ کراہ کر پکار رہے ہیں کہ ہم ظالم مرد و عورت کے ظلم کا شکار ہو رہے ہیں، ماں کی درد بھری آہیں سخت سے سخت کلیجہ کو بھی تڑپا دیتی ہے۔

آہ..... وہ گوشت کا ٹکڑا جو ابھی کچا پکا گرایا گیا اگرچہ ابھی بے زبان ہے اس کی ہائے کی آواز بھی سنائی نہیں دیتی مگر ان قاتل، ظالم، مرد، عورت پر لعنت کر رہا ہے جنہوں نے اس پر آفت ڈھائی۔

مُقنّنین سے دو دو باتیں

قانون دعویٰ کرتا ہے، دُنیا میں امن و امان قائم کرنے، ظلم کو روکنے قتل و غارت کو مٹانے کا۔ لیکن کیا کوئی مُقنّن ہمیں بتائے گا کہ اس بے زبان پر جنہوں نے ظلم کیا، ان سے

Marfat.com

بھی کوئی مواخذہ کیا گیا؟ اگر کوئی ڈاکو کسی آدمی کو مار ڈالے تو خواہ اس مقتول کا کوئی عزیز و قریب قصاص کا طلب گار ہو نہ ہو پولیس تحقیقات کرے گی۔ قاتل کا پتہ چلائے گی اور جج اپنی خونی سرخ پوشاک پہن کر عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر قاتل کو پھانسی کا حکم سنائے گا، لیکن دن دھاڑے ان ننھی ننھی جانوں پر ظلم کا پہاڑ توڑا جا رہا ہے اور خرمن انسانیت پر ڈاکہ زنی کی جا رہی ہے کوئی ہے؟ جو ان مظلوموں کی داد سنے، اور کوئی ہے؟ جو اس ظلم کے انسداد کے لیے کمر ہمت باندھے یہ مانا کہ بچہ کا گرانا اگر ثابت ہو جائے تو ایسا کرنے والی کو بعض عدالتوں سے سزا تجویز کی جاتی ہے، لیکن اس سے اس اصل مرض کا علاج نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ نفس فعل زنا کو جرم نہ قرار دیا جائے، وہ حکیم مطلق جس کو اپنی مخلوق کو آرام و آسائش اور اس کے امن و امان کا پورا دھیان، اس ظلم کے انسداد کے لیے قانونی دفعہ وضع فرماتا ہے اور اس ظلم کو ایک شدید جرم قرار دیتا ہے۔

زنا کی حد اور اس کا فلسفہ

دنیا کی تمام مہذّب ہی نہیں غیر مہذّب قوموں میں انسان کا قتل کرنا اور اس کی جان لینا ایک اشد شدید جرم قرار دیا جاتا ہے اور جس وقت سے دنیا میں قانون کی بنیاد رکھی گئی قاتل کی سزا قتل ہی قرار پائی۔ اس قتل میں بچہ، جوان، بوڑھا، عورت، مرد سب برابر کی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے کہ قاتل حقیقتاً سوسائٹی کے ایک فرد کی جان لے کر عالم انسانیت پر ظلم کر رہا ہے، پس جب قتل میں بوڑھا بچہ سب برابر تو دو دن کا بچہ بلکہ ابھی ابھی دنیا کے پردہ پر قدم رکھنے والا بچہ بلکہ رحم مادر کے محفوظ کمرے میں آرام کرنے والا نونہال بلکہ صلب پدر کی خوشنما کیاریوں میں اچھلنے کودنے والا۔ وہ مادہ جو کل کو انسانی شکل اختیار کر کے ایک بہترین قابل دماغ لے کر ججی کی کرسی پر بیٹھنے والا ہو سکتا ہو، اس کو خاک میں ملانے والا، اس کو برباد کرنے والا، اس کو زہر دے کر ہلاک کرنے والا،

Marfat.com

اس کو زمین میں دفن کرنے والا یا بربادی کے لیے جنگل اور نالیوں میں ڈالنے والا. کس اصول کے مطابق مجرمِ قتل نہ قرار دیا جاتے ؟ اور کیوں نہ وہی سزا پائے جو ایک مجرمِ قتل کو دی جاتی ہے ؟ اگر ایک آدمی نے قتل کیا تو وہ ایک مجرم، اگر دو نے اس کو مل کر انجام دیا تو وہ دونوں مجرم و ملزوم، پس وہ عورت و مرد جو اس انمول امرت کو پانی کے مول بہا کر ضائع یا اپنے نفسانی ذوق کے لیے تھوڑی دیر مزا اُڑانے کی خاطر ایک انسانی جان کا اس طرح خُون کر رہے ہیں، کیوں اس جُرم سے بری سمجھے جائیں ؟ اور کہاں کا انصاف اور کون سا عدل ہے کہ ان کو کوئی سزا ابھی نہ دی جائے بلکہ یہ جرم جرم ہی قرار نہ پائے ؟

سیواجی نے اگر قتل و غارت گری کو اختیار کیا تو وہ ظالم کہاں گیا. پنڈھاریوں نے اگر قتل و غارت گری کو پیشہ بنایا تو اس کے استیصال کی تدابیر عمل میں لائی گئیں، مگر وہ بدکار عورتوں کا جتھا جو دن رات انسانیت کے خرمن پر بجلیاں گرا رہا ہے اور بازاروں میں بیٹھ کر کھلے بندوں نونہالان نسلِ انسانیت کو اپنی غارت گریوں میں شریک کرتے ہوئے قوموں اور ملکوں کی آئندہ نسل کو برباد کر رہا ہے، یونہی شترِ بے مہار کی طرح آزاد چھوڑ دیا جائے اور ان پر کوئی فردِ جرم نہ چلنے پائے یہ کون سا انصاف ہے ؟ قانونِ فطرت عدل پر مبنی ہے اس میں ظلم کی گنجائش نہیں.

زِنا کے لیے اسلامی قانون

آج دنیا اپنی نفس پرستی کے لیے اندھی ہو جائے لیکن وہ خدائے قدوس جس کو اپنے بنائے ہوئے کی قدر و قیمت خود معلوم، اس غیر قانونی صورت سے انسانی جان تلف کرنے والے، مرد و عورت دونوں پر فردِ قرار دادِ جرم لگاتا، اور وہی سزا ان کے لیے مقرر فرماتا ہے جس کو قاتلِ نفس کے لیے مقرر فرمایا ہے اور تمام عالم کے مُقننین نے بھی اپنے قوانین میں اس کو داخل تو کیا مگر صرف قاتلِ نفس کے لیے، نہ زِنا کے لیے، یعنی جان کے بدلے جان،

Marfat.com

قتل کے بدلے قتل، قانون مقدس کی دفعہ ملاحظہ ہو۔

اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا	زِناکرنے والا مرد اور زِناکرنے والی
کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ	عورت ہر ایک کے سو سو دُرّہ مارو
وَّلَا تَاْخُذْکُمْ بِھِمَا رَاْفَۃٌ	(چمڑے کا دُرّہ وہ بھی سو اور سختی سے
فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ ۔ (النور آیت:۲)	مارے جائیں کہ) خبردار دیکھو ان پر شفقت و

رافت نہ کرنا، یہ اللہ کا حکم ہے ؛ (وہ ناپاک اس قابل نہیں کہ ان پر شفقت کی جائے)

یہ دُرّہ کی سزا بھی اس وقت ہے جب کنوارے ہوں۔ قانونی جائز جوڑا اب تک ملا ہی نہ ہو، اگر جوڑا ہوتے ہوتے پھر بھی ایسی نازیبا حرکت کی ہے تو چمڑے کا دُرّہ نہیں، اس کی سزا پتھر ہے، نظیر ملاحظہ ہو۔

عن ابن عباس ان النبی	ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی
صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال	ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن
لماعز بن مالك احق مابلغنی	مالک سے فرمایا "کیا یہ سچ ہے جو مجھے
عنك ؟ وما بلغك عنی قال	تمہارے متعلق یہ خبر پہنچی ہے۔ عرض کیا کہ
بلغنی انك قد وقعت علی	حضور میرے متعلق کیا معلوم ہوا ؟ سرکار
جاریۃ الی فلان فشھد اربع	نے فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم فلاں
شھادات فامر بہ فرجم۔	خاندان کی چھوکری کے ساتھ ملے اس پر

چار گواہیاں لی گئیں اور بالآخر ان کو رجم کیا گیا (یعنی بیچ میں کھڑا کر کے پتھر مارے گئے یہاں تک کہ انہیں پتھروں میں دب کر مر گئے)

زِنا کسے کہتے ہیں

قانون کی کتابوں میں "زِنا" کے معنی یہ بتائے گئے ہیں کہ :

Marfat.com

الزنا وطی الرجل المراۃ فی غیر الملك وشبهه۔

"زنا" اس مجامعت کو کہتے ہیں جو ایک مرد ایک ایسی عورت کے ساتھ کرے جو اس کی ملک اور شبہ ملک میں نہ ہو۔

زِنا پر حَد یا دنیوی سزا

سزا مختصر الفاظ میں یوں بتائی گئی:

للمحصن رجمة فی فضا حتی یموت ولغیر المحصن جلدۃ مائۃ۔

نکاح شدہ (مرتکبِ زنا) ہو تو اس کی سزا یہ ہے کہ کھلے میدان میں پتھروں سے مار ڈالا جائے، اور غیر نکاح شدہ کے سو دُرّے مارے جائیں۔

یہی زنا ہے جو آج تہذیب کی مدعی حکومت کے نزدیک جرم ہی نہیں بلکہ اس لوٹ مار قتل و غارت کا نام رکھا جاتا ہے "آزادی" اگر آزادی کا یہی مفہوم صحیح ہے تو چوروں کو ڈاکوؤں کو، لٹیروں کو، کیا وجہ ہے کہ آزادی نہیں دی جاتی، یہ اپنے حظِ نفس کے تحت ایسا کرتے ہیں تو وہ بھی اپنے حظِ نفس ہی کے لیے سب کچھ کر رہے ہیں قیدیوں کو قید خانہ میں بھی چوری کے جرم کی خرابیاں سمجھانے کے لیے مبلغین بھیجے جائیں، لیکن کبھی اس جرم کے انسداد کے لیے بھی کوئی مبلغ بازاروں اور گلی کوچوں میں پہنچا، جب جرم جرم ہی نہ سمجھا جائے تو پھر ان امور کا کیا شکوہ۔ ربُّ العالمین اپنی مخلوق کی تربیّت کے لیے جس رؤف و رحیم مُبلّغ دین قویم رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو مبعوث فرماتا ہے، وہ دیکھو کس محبت کے ساتھ فرماتے ہیں۔

جوانوں کے نام محبّت کا پیغام

یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ

اے (مرد و عورت) جوانوں کے گروہ!

Marfat.com

مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ۔

تم میں سے جس کسی میں جماع کی قوت ہو، اسے چاہیے کہ نکاح کرے یہ نظر کو بھی محفوظ رکھے گا (یعنی خیالات بھی خراب نہ ہونے پائیں گے) اور شرمگاہ کی بھی حفاظت کرے گا جس میں نکاح کی طاقت نہ ہو (یعنی عورت کے حقوق ادا نہ کر سکے یا عورت کو اس کی مرضی کا شوہر نہ ملے وغیرہ) پس اسے چاہیے کہ روزہ رکھا کرے (روزہ رکھنے سے نفس پر قابو اور خواہش نفسانی کو روکنے کی عادت ہو جائے گی)

پھر تحریص کے لیے ارشاد ہوتا ہے:

یا شباب قریش لا تزنوا الا من حفظ فرجه فله الجنة۔

اے قریش کے نوجوان (مرد اور عورتوں) دیکھو زنا نہ کرنا، خبردار ہو جاؤ جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اسے جنت ملے گی۔

ترغیب کے لیے فرماتے ہیں:

زِنا سے بچے تو عبادت کا مزا پائے

مامن مسلم ینظر الی محاسن امراءة اول مرة ثم یغض بصره الا احدث الله له عبادة یجد حلاوتها۔

کسی مسلمان کی نظر جب اتفاقی طور ایک بارگی کسی عورت کے حسن و جمال پر پڑ جاتی ہے اور پھر (خدا کے خوف سے) وہ اپنی آنکھیں اس کے حسن سے بچا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسی عبادت کی کیفیت ظاہر فرماتا ہے جس کا وہ مزہ پاتا ہے۔

اس تحریص و ترغیب کے بعد تہدید و تنبیہہ و تخویف دیکھو۔

آج دنیا نے "زِنا" کو بہت معمولی چیز سمجھ لیا اس کو ایسا نظرانداز کیا جانے لگا کہ گویا یہ کوئی

Marfat.com

بری بات ہی نہیں، حالانکہ حدیث صحیح میں ارشاد ہے کہ

شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ زِنا ہے

مانب بعد الشرك اعظم عند الله من نطفة وضعها رجل فی رحم لا یحل له۔

شرک کے بعد اللہ کے نزدیک اس گناہ سے بڑا کوئی گناہ ہی نہیں کہ ایک شخص اپنے مادۂ مخصوص کو کسی ایسی عورت کے محلِ مخصوص میں پہنچاتے جو اس کے لیے حلال نہیں (یعنی جائز قانونی بیوی نہیں)

بلکہ ایک جگہ تو یہاں تک فرما دیا کہ:

زِنا کرنے سے ایمان جاتا رہتا ہے

اذا زنی العبد خرج منه الایمان فکان فوق راسه کالظلة

جب کوئی شخص (مرد یا عورت) زنا کرتا ہے تو ایمان اس کے سینے سے نکل کر سر کے اوپر سایہ کی طرح (آسمان اور زمین کے درمیان معلق) ٹھہر جاتا ہے:

حضرت عِکرمہ نے عبداللہ بن عباس سے پوچھا کہ

کیف ینزع الایمان منه؟ قال هکذا وشبك اصابعه ثم اخرجها۔

ایمان نکل کیونکر جاتا ہے؟ تو ابن عباس نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور پھر انہیں کھینچ لیا اور فرمایا کہ دیکھو اس طرح:

یہاں تک کہ اسی لیے صاف صاف فرما دیا کہ

لا یزنی الزانی حین یزنی

مومن ہوتے ہوتے تو کوئی زانی زنا کر

Marfat.com

وھو مومن۔ ہی نہیں سکتا ؛

خدا پر ایمان ہے اس کو حاضر و ناظر جانتا ہے، تو اس سے نہ شرمائے گا کہ وہ ربِّ عظیم تو دیکھ رہا ہے، اس روسیاہی کو مول لے کر اسے کیا منہ دکھاؤں گا اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بتا دیا کہ

الزانی بحیلۃ جارہ لاینظر اللہ	اپنے ہمسایہ کی حلال عورتوں کے ساتھ
الیہ یوم القیمتہ ولا یزکیہ	زنا کرنے والے شخص کی طرف مالکِ عالم۔
ویقول لہ ادخل النار	ذرا بھی نظرِ التفات نہ فرمائے گا اور نہ
مع الداخلین۔	اسے ناپاکی سے پاک کرے گا بلکہ یوں

فرمائے گا کہ جا! اور جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تو بھی جہنم میں جا ؛

کیونکہ ایک حدیث میں ارشاد ہے :

اشتد غضب اللہ علی الزناۃ	زنا کرنے والے مرد و عورت پر خدا کا
ان الزناۃ یاتون تشتعل	غضب بہت ہی سخت ہوتا ہے۔
وجوھھم نارا۔	(قیامت کے دن تو ان کا عجیب حال

ہوگا) زانی مرد و عورت قیامت کے دن اس طرح دربارِ خداوندی میں لائے جائیں گے کہ ان کے چہرے آگ کی طرح دہکتے ہوں گے ؛

آج پردوں میں چھپ چھپ کر کالا منہ کرلیں، کل قیامت کے دن معلوم ہو جائے گا اور سب میں رسوائی ہوگی۔

ان السموات السبع والارضین	ساتوں آسمان ساتوں زمینیں اور پہاڑ
السبع والجبال لتلعن الشیخ	بڈھے زناکار پر لعنت بھیجتے ہیں اور
الزانی وان فروج الزناۃ	قیامت کے دن زناکار مرد و عورت
لیوذی اھل النار فتن ریحھا۔	کی شرمگاہوں سے اس قدر بدبو آتی ہو

Marfat.com

گی کہ جہنم میں جلنے والے جہنمیوں کو بھی اس بدبو سے تکلیف پہنچے گی ؛

آج ذرا سے بھنگے سے ڈرتے ہو، سانپ کی صورت، بلکہ نام سے بھی بھاگتے ہو سُن لو کہ۔

من قعد علی فراش مغیبة — جو کوئی شخص کسی اجنبی عورت کے ساتھ

قبض اللہ لہ ثعبانا یوم القیمة — ہم بستر ہو، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

اس پر ایک بڑے زہریلے سانپ کو مسلط کردے گا ؛

وہ خطیبِ اُمَم سیدِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسے دل لبھانے والے انداز میں وعظ فرماتے اور مسلمانوں کے گروہ کو پکارتے ہیں۔

زِنا کرنے سے اَفلاس آتا ہے

یا معشر المسلمین اتقوا الزنا فان فیہ ست خصال ثلاث فی الدنیا وثلث فی الاخرة فاما التی فی الدنیا فیذھب بھا الوجہ ویورث الفقر وینقص مسکنت العمر واما التی فی الاخرة فیورث السخط وسوء الحساب والخلود فی النار۔

اے مسلمانوں کے گروہ زنا سے بچتے رہنا اس کی چھ خاصیتیں ہیں۔ تین دنیا میں ہی اپنا اثر دکھاتی ہیں اور تین آخرت میں۔ دنیا میں یہ تین باتیں پیدا ہوتی ہیں کہ (۱) چہرہ کی رونق اور وجاہت جاتی رہتی ہے (۲) آخر کبھی نہ کبھی فقیری اور آتی ہے ٹکڑے ٹکڑے کو محتاجی ہو ہی جاتی ہے (۳) عمر گھٹتی ہے اور آخرت کی تین باتیں ہیں کہ (۱) اللہ کا غضب ہوتا ہے (۲) برا حساب ہوتا ہے (۳) اور جہنم میں پڑا رہتا ہے ؛

مرد و عورت زِنا کے گناہ میں دونوں برابر

یہ تمام احکام مرد و عورت سب کے لیے یکساں، بے شک وہ مرد جو اس دولت بے بہا

Marfat.com

کو برباد کرتا اور نامۂ اعمال کو گناہ کی سیاہی سے کالا بناتا ہے سزا کا مستحق، عذاب کے قابل، اس کے چہرہ پر پھٹکار برسے، فقیری و مصیبت میں مبتلا ہو، دنیا و آخرت دونوں میں رُوسیاہ ہو، اسی طرح وہ عورت جو اپنی عفت و عصمت جیسی بیش قیمت چیز کو چند لمحہ کی ناپائیدار لذت کے سبب خاک میں ملا کر عمر بھر کے لیے کلنک کا ٹیکہ اپنے ماتھے پر لگائے۔ یقیناً سخت سزا کی سزاوار، عذابِ خداوندی میں گرفتار، نہ دنیا میں کوئی غیرت والا، عزت والا مرد ایسی بے غیرت و بے حیا کا خریدار، نہ آخرت میں اس کی طرف نظرِ کرم پروردگار۔ لیکن وہ

بازاری فاحشہ عورتیں

جنہوں نے حیاء و شرم کے نقاب کو اُٹھایا، پہلے ہی بے غیرتی کے پشواز کو پہنا وہ یقیناً انسانی سوسائٹی کے لیے وہ ناپاک کیڑے ہیں جو پلیگ اور ہیضہ کے کیڑوں سے زائد دنیا کے لیے خطرناک ہیں۔

عالم کا کوئی طبیب، زمانہ کا کوئی ڈاکٹر، اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ مختلف انسانوں کے ملنے کے سبب عورت اپنے جوہر عفت و عصمت ہی کو نہیں کھوتی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ صحت جیسی بیش قیمت دولت کو بھی خیرباد کہتی ہے، طاعون و ہیضہ کا مرض اس قدر پھیلتا ہو یا نہ پھیلتا ہو لیکن وہ ناپاک متعدّی امراض جو انسانی زندگی کو ہمیشہ کے لیے تباہ و برباد کر رہے ہیں یقیناً ایسے ہی چشمہ امراض سے سیرابی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

محکمہ حفظانِ صحت سے دو دو باتیں

ہاسپٹل مختلف مواقع پر کھولے گئے تاکہ امراض کی دوائیں مفت تقسیم کی جائیں مرض کے آنے سے پہلے حفظِ ماتقدم کے لیے چیچک کا ٹیکہ لگانے کا انتظام بھی بہت باضابطہ کیا گیا، یہاں تک کہ حج کے فرض کو ادا کرنے بھی کوئی جانے نہ پائے، جب تک کہ ٹیکہ نہ لگایا جائے،

Marfat.com

ذرا آب و ہوا میں خرابی آئی کہ فوراً (DISINFECTION) کا کام جاری ہوا۔ کوچہ و بازار میں بہنے والی نالیوں میں فنائل ڈالا گیا۔ لیکن ان گندی نالیوں کی صفائی کی بھی کوئی تدبیر کی گئی جن کے کیڑے آتشک اور سوزاک، برص اور جذام جیسے ناپاک امراض کو دن بدن پھیلاتے ہی چلے جا رہے ہیں، چیچک اور طاعون کے اعداد و شمار ہمیں بتائیں گے کہ کس قدر جانیں اس میں ہلاک ہوئیں اور کتنے بیمار، لیکن کوئی دفتر اس کا بھی ہے جس میں ان ناپاک امراض کی فہرست ہو؟ اگر نہیں تو اطباء سے پوچھو، ڈاکٹروں سے دریافت کرو، وہ بتائیں گے کہ یہ مہلک امراض ان گلیوں اور کوچوں سے چل کر بڑے بڑے شرفاء کے محلوں اور قلعوں میں پہنچ چکے ہیں، بدکار، حرام کار مرد ان گندی بیماریوں کو بازاری عورتوں سے دام دے کر خریدتے ہیں، ان ناپاک مردوں کے کرتوت کے سبب گھر میں بیٹھنے والیاں بھی ان امراض کا شکار ہو رہی ہیں۔ وہ بے چاریاں اپنی حیاء و شرم کے سبب اس راز کو چھپاتی ہیں اور بلا وجہ و بلا قصور ان معصوموں کی جانیں ہلاک ہو جاتی ہیں۔ کیا کوئی دردمند ہے جو ان بے کس معصوم خاتونوں ہی کے حال پر رحم فرمائے اور ان بے زبان مظلوموں ہی کی خاطر سے ان کی ناپاکی کے انسداد کی تدبیر عمل میں لائے؟

زنا کا لائسنس اور ڈاکٹری معائنہ

بعض ملکوں میں دیکھا گیا ہے کہ حکومت کی طرف سے بازاری پیشہ ور عورتوں پر یہ قید لگائی گئی ہے کہ وہ اوّل حرام کاری کے لیے حکومت سے اجازت حاصل کریں اور زنا کا لائسنس (اجازت نامہ) لیں اور اس کی فیس حکومت کے خزانہ میں داخل کریں، پھر ہر ہفتہ یا پندرھویں دن اپنا ڈاکٹری معائنہ کرائیں۔ اگر کسی متعدی بیماری میں مبتلا پائی جائیں تو اس بیماری سے صحت پانے تک لائسنس ضبط رہے۔ نیز عیاش طبع حرام کاروں کے لیے یہ ہدایت ہے کہ کسی پیشہ ور عورت کے پاس جانے سے پہلے اس کا لائسنس اور صحت کی

Marfat.com

رپورٹ دیکھ لیں۔

اس قانون پر اخلاقی حیثیت سے تو تبصرہ کرنا ہی بیکار، جن کے نزدیک زنا جیسا ناپاک کام اخلاقی جرم ہی نہیں، انہیں نائیکہ کی طرح کمائی میں حصّہ لڑانے اور ٹیکس لینے میں کیا شرم عار بے کہنے کی بھی ضرورت نہیں کہ اس قسم کے ڈاکٹری معائنہ کا نمونہ رات دن دُنیا کے سامنے پیش۔ اگر ایک سنگدل قصاب اپنے ٹکے سیدھے کرنے کے لیے کمزور، ناتواں بیمار جانور کو ذبح کرنے کی اجازت ڈاکٹر صاحب کی جیب گرم کر کے بہت آسانی سے حاصل کر سکتا ہے تو ان نرم و نازک دلربایانہ مورتوں کو "پاس" حاصل کرنے میں دشواری ہو سکتی ہے ؟ در آنحالانکہ ان کو یہ خوف دامن گیر ہے کہ اگر صحت کا پاس نہ ملا تو گاہک" دوسرا گھر دیکھ لیں گے اور دکان ہمیشہ کے لیے ٹھنڈی پڑ جائے گی۔

نوجوان مردوں سے خطاب

پیارے نوخیز نوجوانو! تمہیں اپنی اُبھرتی ہوئی جوانی کا صدقہ، سنبھلنا، بچنا، ہوشیار رہنا۔ دیکھو دیکھو! اس گلی میں قدم بھی نہ رکھنا، جہاں تمہاری جوانی کے چور بستے ہیں، تمہاری عمر بھر کی کمائی برباد ہوگی۔ سخت ناپاک امراض کی مزید سزا ساتھ ملے گی، خدا کے دربار میں روسیاہ اور دنیا کی آنکھوں میں بے قدر، عمر بھر کے لیے صحت سے مایوس، عافیت، آرام اور چین کی زندگی خواب و خیال ہو جائے گی، عقل والے انسان کا کام ہے کہ دوسروں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔

مختلف قسم کے کھانے، کھٹے، میٹھے، تیز ترش سب ملا کر ایک جگہ رکھ دیں، سڑیں گے، بدبو پیدا ہوگی، کیڑے پیدا ہوں گے، بر ہما کی پچھی تم نے نہ چکھی ہوگی یہ وہ مچھلی ہے جو سرکہ اور کھٹائی میں مدتوں سڑائی جاتی ہے جب اس میں موٹے موٹے کیڑے پڑ جائیں تب وہ عمدہ خوبصورت پلیٹ میں نکال کر نہایت مُکلّف سرپوش سے ڈھکی ہوئی سامنے آتی ہے۔ چینی کی سنہری کامدار طشتری اور سرپوش کو دیکھ کر یہ سمجھ کر کہ کوئی عمدہ کھانا ہوگا تمہارا جی للچائے، مُنہ میں پانی بھر آئے، مگر جب کھولو گے تو اگر دماغ صحیح ہے، یقیناً اس کی بدبو ناک میں جاتے ہی ایسا پراگندہ

Marfat.com

بنائے گی کہ سب کھایا پیا بھول جاؤ گے پھر گبریلے کی طرح گجگجے کیڑے جب چلتے ہوئے نظر آئیں گے، کھانا تو بڑی بات ہے محض دیکھ کر استفراغ نہ ہو جائے تو ہم ذمہ دار۔ ہاں جو برسہا اس کے کھانے کے خوگر ہو چکے ہیں ان کے لیے البتہ یہ غذا خوشگوار۔

پیارے عزیزو! بازاری عورتیں بھی وہی برسہا کی پنچھی ہیں، پوڈر اور سرمہ پر نہ بہلنا، بالوں کی بناوٹ اور پشواز کی سجاوٹ پر نہ ریجھنا، یہ وہی سرپوش دار طشتری ہے، جس میں مختلف مزاج والے انسانوں کے ہاتھ پڑ چکے ہیں اور مختلف قسم کے مادوں نے ایک جگہ مل کر اس کے مزاج کو بدل کر اس قدر سڑا دیا ہے اور ایسے باریک باریک کیڑوں کو جو دیکھنے میں نہیں آتے، اس میں پیدا کر دیا ہے کہ تم اس کے پاس گئے اور انہوں نے ڈنک مارا بہر حال یہ ایسا ناگ ہے جس کا کاٹا سانس بھی نہیں لیتا۔ ایک وقت کی ذراسی لذت پر اپنی عمر بھر کی دولت آرام و راحت، تندرستی و صحت اور عیش و عشرت کو نہ کھو بیٹھنا ؎

نہ لائق بود عیش با دلبرے　　　　کہ ہر بامداد ش بود شوہرے

طوائفوں کے نام محبّت کا پیغام

بازاری پیشہ ور عورتیں ناراض ہوں گی کہ ہم نے انہیں کیا کچھ کہا، وہ ہمیں گالیاں دیں گی کہ ہم نے ان کی روزی کو تباہ کرنے کا سامان کیا، لیکن انہیں بتا دیا جائے کہ ہم نے ان سے جو کچھ کہا ان کے بھلے کے لیے کہا۔ اب ہم انہیں سے پوچھتے ہیں کہ بتاؤ:

اے اللہ کی بندیو! تم انسان ہو، انسان کی طرح پیدا ہوئی ہو، قدرت نے تم کو عقل دی، اور سمجھ دی، اور اس عقل و سمجھ کے سبب اور جانداروں پر فضیلت دی، انسان کو جان و مال اور اولاد پیاری ضرور ہوتی ہے مگر زیادہ سمجھدار شریف الطبع انسان وہ کہا جاتا ہے جس کو ان تینوں کے مقابلہ میں عزت پیاری ہو، کتنے بہادر ہیں جو جان پر کھیل جائیں۔ مال لٹائیں، اولاد کی پرواہ نہ کریں، لیکن اپنی عزت پر حرف نہ آنے دیں، کیا تم نے اس دنیا

Marfat.com

میں آنے سے پہلے عزت والے باپ کی پشت میں تربیت پائی ہے، اگر ایسا ہے تو کیا تم بھی اس کی قائل ہو اور عزت کی اپنی نظر میں کوئی قدر و قیمت سمجھتی ہو اگر ایسا ہے تو کیا تم نے کبھی سوچا کبھی غور کیا کہ آج سوسائٹی میں تمہاری کیا عزت ہے، سوسائٹی سے مراد اپنی قوم کا محدود دائرہ نہ لینا، دنیا میں نظر دوڑاؤ اور اپنے لیے جگہ تلاش کرو، آج مانا کہ بڑے بڑے راجہ بھی تم پر جاں نثاری کے دعوے کرتے ہیں، تم کو ان کے برابر بیٹھنے کا نہیں بلکہ لیٹنے کا بھی موقع ملتا ہے، مگر کیا تم سچے دل سے کہہ سکتی ہو کہ تم کو وہ عزت حاصل ہے جو ایک غریب، مفلس، پاک دامن بی بی کو حاصل ہوتی ہے، نہیں اور ہرگز نہیں۔

اگر تم کو اولاد پیاری ہے تو کیا تم ہی انصاف سے بتاؤ گی کہ تمہاری وہ گاڑھی کمائی جو مدتوں کی محنت کے بعد تمہارے وجود میں آئی دن رات کی اٹھکھیلیوں میں کس بُری طرح برباد ہوتی ہے، مانا کہ اس کی تربیت بھی کی، اگر وہ تمہاری جنس یعنی لڑکی کی صورت میں نمودار ہوئی تو آخر کیا تم پسند کرتی ہو کہ وہ بھی اسی طرح بے عزت بنے، اسی طرح پیشے پر بیٹھے، اگر لڑکا ہو تو کیا تم گوارا کرتی ہو کہ اس کو کوچہ بازار میں بھی "حرام زادہ" ہی کہہ کر پکارا جائے، تمہاری جان اگر تم کو پیاری ہے تو کیا تم نہیں چاہتیں کہ امراض سے بچو اور بیماریوں کا شکار نہ ہو۔ جو مرد بازاروں میں آتے ہیں یا تمہیں بُلاتے ہیں، کل کسی اور کے پاس گئے ہوں گے، اس طبقہ کا حال خود تمہیں ہم سے زیادہ معلوم۔ کیا تم چاہتی ہو کہ وہ ناپاک اور گندے امراض کو لائے اور تم تک پہنچائے۔ سچ یہ ہے کہ جسے نہ عزت کا ڈر، نہ جان کی پرواہ، نہ اولاد کا دھیان، صرف مال کا خیال ہو اور چند ٹکے ہی عزت، آبرو، جان، اولاد، سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو جائے تو اس سے زیادہ بے عزت اور کون ہوگا۔

سچ بولنا کیا تم ایسی ہی ہو گئی ہو، اچھا یہی اور فقط یہی ہے تو انصاف سے بتاؤ کہ ایسے شخص میں اور کُتے میں کیا فرق ہوگا، وہ بھی ایک ٹکڑے کے لیے دھتکار سُنتا ہے، لکڑی کھاتا ہے، مگر پھر دوڑ دوڑ کر وہیں آتا ہے، اس انسانی صورت پر غرور نہ کرنا، ایسی صورت

Marfat.com

پتھر کی مورت بھی ہو سکتی ہے۔ ربڑ کی گڑیا کو بھی لباس پہنایا جا سکتا ہے، اصل صورت وہ ہے جو اعمال کے اعتبار سے قرار پائے۔ آج بے عقل آدمی کو ہر شخص یہ کہتا ہے کہ "گدھا" ہے۔ حالانکہ اس کی صورت آدمیوں کی سی ہے۔ اس طرح اس بے حیائی و بے غیرتی کے فعل کو اختیار کرنے والی صورتیں بظاہر آدمیوں کی سی معلوم ہوں، لیکن اگر کسی آنکھوں والے سے پوچھو گی تو وہ بتا دے گا بلکہ اگر کوئی روحانی دوربین رکھنے والے درویش مل گیا تو وہ دکھا بھی دے گا کہ خنزیر جیسے بے حیا اور بے غیرت جانور کی صورت ہے، اللہ تمہارے حال پر رحم کرے اور تمہیں ہدایت دے۔

اللہ کی بندیو! جانوروں میں بھی مادہ ہوتے ہی ہیں، لیکن کیا تم کوئی مادہ ایسی بتا سکتے ہو کہ جس نے اپنا پیٹ بھرنے کے لیے اس بُرے کام کو اپنا پیشہ بنایا ہو؟ افسوس تمہاری یہ حرکت تو انسانوں کی جماعت کو جانوروں کے سامنے بھی ذلیل بنا رہی ہے ہمیں افسوس تو زیادہ اس بات کا ہے کہ وہ مال جو اس طرح حاصل کیا گیا ہو، اس سے تم نے کپڑے بنائے۔ اس سے تم نے کھانا کھایا، اس کی تم میں قوت آئی، اسی قوت نے تم نے عبادت بھی کی اور بعض نیک کام بھی کیے، بیشک تمہیں ان نیک کاموں کا ثواب ملنا چاہیئے مگر کیا کیا جائے کہ اس گندہ مال اور گندی طاقت نے تمہاری تمام نیکیوں کو بھی گندہ کر دیا۔ عمدہ شربت میں ایک قطرہ بھی نجاست کا مل جائے تو تمام گلاس خراب ہو جائے یہاں تو تمام کا م ہی شربت گندہ ہے۔

ان اللہ طیب لا یقبل الا لطیب۔ اللہ پاک ہے صرف پاک ہی چیز قبول کرتا ہے۔

کتنی رنج کی بات ہے کہ ایک ذرا سے لطف کے لیے تم نے اپنی زندگی کی ایک بے بہا دولت کو یوں ہی لٹا دیا۔ اس حسن ظاہری کو کب تک سنبھال سکتی ہو، جس کے بل بوتے پر آج کیا کیا ٹھاٹ جما رکھے ہیں۔ کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے:

جوبن دھن پاؤنا دن چار را جاگے گرب گرے سو گنوارا

Marfat.com

پسو کی کھال کی بنے پنھیا نوبت بڈھے نگارا
نر تیری چام کام نہیں آوے جل بل ہو گئی سارا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ لاڈلی بیٹی جن کے نام کو سنتے ہی تم بلائیں لیا کرتی ہو، جن کے پیارے بیٹے کے غم میں تم چوڑیاں ٹھنڈے کیا کرتی ہو اور محرم کے چالیس دن ماتمی لباس پہن لیا کرتی ہو۔ اس قدر حیا و شرم والی کہ اس عالم سے پردہ کرنے کے بعد کے لیے بھی یہ خیال وغم کہ کوئی میرے بدن کے بناؤ کو نہ دیکھے، جنازہ پر معمولی چادر پڑی ہوگی تو بدن کا بناؤ معلوم ہو جائے گا۔ پیارے باپ کے وصال کے بعد پہلے پہل خوشی کے آثار چہرہ پر اسی وقت نمودار ہوئے جبکہ ایک خادمہ نے جنازہ کے لیے گہوارے کا نمونہ پیش کیا۔ ان کی یہ حیا اور تمہاری یہ حالت، سبطِ مرتضیٰ، شہیدِ کربلا علیہ وعلیٰ ابیہ السلام نے جان دینا اختیار کیا مگر زانی وفاسق یزید کی بیعت واطاعت کو گوارا نہ کیا، آج تم نے ان کا سوگ منایا مگر یاد رکھنا، یہ ہرگز کام نہ آئے گا جب تک ان کے طریقہ کو اختیار کر کے اس ناپاک پیشہ سے توبہ نہ کرو گی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیاری بیٹی جنت کی سیدانی سے فرمائیں کہ "اے فاطمہ عمل کیجئے" قیامت کے دن یہ نہ پوچھیں گے کہ کس کی بیٹی ہو، یہ پوچھیں گے کہ کیا عمل لے کر آئی ہو؟

کیا تمہیں کبھی خیال نہیں آتا کہ تمہارا پیدا کرنے والا رب یوں فرما رہا ہے:

لا تقربوا الزنا انه كان فاحشة وساء سبيلا۔ — دیکھو زنا کے قریب بھی نہ جانا، یہ تو بڑی ہی بے حیائی کی بات اور بہت ہی برا راستہ ہے۔

کیا تم نے کبھی نہیں سنا کہ تمہارے پیغمبر رُوحی فِداہٗ فرماتے ہیں:

من زنى او شرب الخمر نزع الله منه الايمان كما يخلع الانسان القميص من راسه۔ — جس نے زنا کیا یا شراب پی اللہ تعالیٰ اس میں سے ایمان کو اس طرح نکال لیتا ہے جیسے انسان سر میں سے کرتا نکال ڈالتا ہے۔

Marfat.com

تمہیں یہ بھی خبر ہے کہ :

ان اللہ ید نو من خلقہ فیغفر   اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے قریب ہوتا ہے اور

لمن استغفر الا البغی بفرجھا۔   کوئی مغفرت طلب کرے اسے بخشتا ہے لیکن

اس عورت کو نہیں بخشتا جو اپنی شرمگاہ کا ناجائز استعمال کرتی ہی رہے :

ہم نے جو کچھ کہا، تمہارے بھلے کے لیے کہا، ہم نہیں چاہتے کہ تم جنس انسانی سے ہو کر حیوانات بلکہ ان سے بھی بدتر زندگی گزارو، ہم نہیں چاہتے کہ تم اس اسلام کے نام پر بدنما داغ لگاؤ، جو اس ناپاک فعل میں پھنسنے والوں کو واجب القتل قرار دے۔ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پڑھا ہے کہ :

من سن سنہ فلہ وزرھا وزر من   جس کسی نے کوئی برا راستہ نکالا اسے اس کا بھی

عمل بھا۔   گناہ اور جو اس راہ پر چلے اس کا بھی گناہ :

آج تمہاری اس خراب و بیہودہ روش سے کتنے نونہالان چمن انسانیت برباد ہوتے ہیں۔ یاد رکھنا کہ تم پر تمہاری تنہا بداعمالیوں کا بوجھ ہی نہیں بلکہ ان سب کی بداعمالیوں سے تمہارا نامہ اعمال سیاہ پر سیاہ ہوتا چلا جاتا ہے اور ہوتا رہے گا، پھر اگر تمہاری اولاد یا پروردہ نے بھی اسی پیشہ کو اختیار کیا تو اس کی تمام بداعمالیاں جس طرح اس کے نامہ اعمال کو سیاہ کریں گی تمہارے مرنے کے بعد بھی تمہارے نامہ اعمال میں اسی طرح گنی جائیں گی، اس لیے کہ ان کی بنیاد تم نے ہی ڈالی پھر جب تک بھی تمہارے سدھانے کا یہ سلسلہ چلے ان میں سے ہر ایک بداعمالی تمہاری ہی بداعمالیوں میں اضافہ کرنے والی ہوگی، لہٰذا اب بھی باز آؤ۔ توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ موت کا قاصد سر پر کھڑا ہے۔ اب بھی توبہ کر و اور شریفانہ زندگی اختیار کرو جو ہونا تھا ہو لیا وہ رب غفور اب بھی محبت کیساتھ تمہیں پکار کر کہتا ہے :

ھل من مستغفر فاغفرلہ۔   ہے کوئی مغفرت مانگنے والا جو بخشش چاہے

اور میں اسے بخشوں :

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ   گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست   صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

Marfat.com

خلافِ فطرت صُورتیں

تم نے ابھی پہلے باب میں مطالعہ کیا کہ قدرت نے عجیب و غریب طاقت مرد و عورت کو عطا فرما کر اس کے استعمال کے لیے ہر ایک کی حالت کے مطابق آلات بھی عطا فرمائے۔ زبان چکھتی ہے، آنکھ دیکھتی ہے۔ ہاتھ چھوتے ہیں۔ کان سنتے ہیں، لیکن اگر ان اعضاء میں کوئی خرابی آجائے مثلاً آنکھ کا کام ہے روشنی اور اُجالے میں دیکھنا۔ تم سورج کو ٹھیک دوپہر کے وقت نظر جما کر دیکھو یعنی بینائی کا غلط اور بے جا استعمال کرو، نتیجہ کیا ہوگا؟ بینائی جاتی رہے گی، اسی طرح اگر کانوں سے غیر موزوں طریقوں سے کام لیا گیا، مثلاً توپوں کے چلنے یا جہاز کی سیٹی کی طرح سخت و درشت کریہہ آوازیں یک لخت کانوں میں پہنچیں، تو بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ فوراً سُننے کی طاقت جواب دیدے اور جاتی رہے، ہم نے انجن اور مِلّوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو دیکھا ہے کہ وہ بہرے ہو جاتے ہیں اس لیے کہ دن میں آٹھ دس گھنٹے متواتر مشین کے چلنے کی آوازیں کان کے پردوں پر ایسا بوجھ ڈالتی ہیں کہ وہ بیکار ہو جائیں، اسی پر قیاس کرلو کہ وہ خاص آلے جو اس قدرت نے اس مخصوص قوت کے استعمال کے لیے دیئے ہیں۔ اگر غلط طریق پر بے جا استعمال میں لائے جائیں گے تو ان کی بھی وہی حالت ہوگی۔

حُسن و شباب کا یہ گوہر لطیف اور جوانی کا یہ انمول خزانہ، ناف کے نیچے ایک تھیلی میں محفوظ ہے اور اس کے باہر لانے کے لیے ایک آلہ اور رستہ معین، مردوں میں وہ رستہ جس کے ذریعہ یہ باہر آتا ہے اندر ایک اسفنج کے جیسا بناؤ رکھتا ہے، اور اسی میں ملے جلے پٹھے اور رگیں، اسفنجی جسم کے اندر جلدی سے محسوس کرنیکی ایک خاص طاقت قدرت کی طرف سے رکھی گئی ہے، اسی طرح عورت کے جسم میں بھی اس کے لیے خاص مقام فطرت نے مقرر کیا، اور دونوں کے ان مخصوص آلوں میں ایسی مناسبت رکھی کہ حقیقی لذت اور واقعی ذوق حاصل کرنے کے لیے انہیں دونوں جسموں کا ملنا ضروری۔ اگر مصنوعی شکلیں اختیار کی گئیں اور بناوٹی چیزوں سے کام لیا گیا تو سراسر نقصان ہی نقصان۔ وہ ہوس پرست جو فطرت کے مقرر کیے ہوئے طریقے کو چھوڑ

Marfat.com

کر دوسری راہ کو اختیار کرتے ہیں دھوکہ کھاتے اور بعد میں سخت پچھتاتے ہیں۔ قدرت نے انسان کے بدن میں ہر حصہ میں ایک خاص کام کی قدرت رکھی ہے۔ فُضلہ نکال کر پھینکنے کے لیے جو جگہ مقرر کی گئی اس میں اندر سے باہر پھینکنے کی قوت رکھی گئی۔ باہر سے اندر لینے کی استعداد اس میں نہیں، عضلات اس دروازہ پر اس نگہبانی کے لیے ہر وقت تیار کہ کوئی چیز باہر سے اندر نہ جانے پائے، اگر خلافِ فطرت اندر داخل کی جائے گی حفاظت کرنے والے عضلات زور لگائیں گے کہ وہ داخل نہ ہونے پائے۔ وہ نازک جسم، جو نرم اور مہین جھلّی، باریک باریک رگوں میں سمٹنے اور کبھی پھیل جانے والے سبک پٹھوں سے مرکب ہے اس جنگ میں سخت مقابلہ کرنے کے سبب دبتا ہے، بھینچتا ہے، اس کا سر کچلا جاتا ہے اس خلاف فطرت ملاپ نہیں بلکہ لڑائی کا نتیجہ یہ ہے کہ رگیں دب جائیں، کمزور پڑ جائیں، پٹھے خراب ہو جائیں اور محسوس کرنے کی طاقت بڑھ جائے۔ جڑ کمزور ہو کر جسم کا بناؤ بگڑ جائے ممکن ہے کہ کسی جانب کجی بھی آجائے، احلیل پر زور پڑنے سے ورم پیدا ہو سکتا ہے جس کا اثر مادۂ مخصوص کی تھیلی تک پہنچ کر گدگداہٹ پیدا کرے گا اور بار بار کی اس گدگداہٹ سے ایک رقیق مادہ نکلنا شروع ہو گا اس مادہ کے بار بار نکلنے اور ہر وقت عضلات میں نمی رہنے کے سبب تمام پٹھے ڈھیلے پڑ جائیں گے، رگوں میں رطوبت اتر آئے گی، نیلی نیلی، موٹی موٹی رگیں چمکنے لگیں گی اور ہمیشہ اس طاقت، سختی اور توانائی کو صبر کرنا پڑے گا جو اول جسم میں موجود تھی، کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایسی رطوبت نکلتے نکلتے منہ پر جم جاتی ہے اور اس گندگی کی نالی میں رکنے کے سبب اندر زخم پڑ کر پیشاب میں جلن کا سخت مرض لاحق ہو جاتا ہے، بار بار یہ خلافِ فطرت حرکت کرنے کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جھلی میں خراش پیدا ہو کر ہر وقت کی جھوٹی خواہش پیدا کرے گی، کثرت کیساتھ اس خواہش کو پورا کرنے سے خزانہ خالی ہو جائے گا، مادہ پورے طور سے بننے بھی نہ پائے گا کہ نکلنے کا سلسلہ بندھ جائے گا آخر جریان کی مصیبت لاحق ہو گی، آنکھوں میں گڑھے چہرہ پر بے رونقی، دل و دماغ کی کمزوری، غرض تمام اعضائے رئیسہ جواب دے بیٹھیں گے۔ آخر اس خلافِ فطرت حرکت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر انسان عورت کو منہ دکھانے اور دنیا کی زندگی میں وہ خاص

Marfat.com

لطفِ صحبت اٹھانے کے قابل نہیں رہتا۔ ذرا سوچنا! وہ وقت کیسی حیرت و ندامت کا ہو گا جب ایک دوشیزہ پاکدامن اپنی تمام امیدوں کا مرکز تم کو بنائے ہوئے تمہارے پاس آئے گی اور تم اس حالت میں گرفتار ہو گے کہ شرم کے مارے سر بھی نہ اٹھا سکو گے، ادھر اپنی صحت وعافیت و تندرستی کو عمر بھر کے لیے کھویا، ادھر دوسری پاک دامن بے گناہ کی حسرتوں کا خون کیا، نہ خود ہی زندگی کا لطف اُٹھایا نہ دوسرے کو پانے کا موقع دیا۔ پھل لانا تو کجا: بیج ڈالنے کے قابل بھی نہ رہے۔

آج، اس کل کی بات کے متعلق سوچو اور ابھی بھی اس اُبھرتی جوانی میں اندھے نہ بن جاؤ، دیکھو دیکھو تمہارا ضمیر اس گندے، خلافِ فطرت فعل پر تم کو خود ملامت کرے گا، اگر خدا پر ایمان ہے اور اس کے احکام کی تمہارے دل و دماغ میں کچھ قدر و قیمت، اس کے عذاب کا خوف اور عتاب کا ڈر، تو سنو! سنو! وہ خداوندِ قدوس فرماتا ہے:

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ	کیا تم دنیا میں لڑکوں کو ملتے ہو اور خدا
وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ	نے تمہارے لیے جو بیویاں بنائی ہیں انہیں
مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ	چھوڑتے ہو، یقیناً تم حد سے بڑھنے والے
قَوْمٌ عٰدُوْنَ (الشعراء آیات: ۱۶۵-۱۶۶)	لوگوں میں سے ہو۔

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے سب سے پہلے اس ناپاک عادت کو اختیار کیا، حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں بہت سمجھایا محبت بھرے انداز سے بتایا، پورا تاریخی واقعہ ہمارے تمہارے لیے درسِ عبرت کی شکل میں قرآن عظیم نے فرمایا:

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ	لوط علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کہا کہ
الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ	تم ایسی بدفعلی کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں
اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ	کسی نے کی ہی نہیں، تم تو عورتوں کے بجائے
الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ	مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو یقیناً
اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ (الاعراف آیات: ۸۰-۸۱)	تم حد سے بڑھنے والے لوگوں میں سے ہو۔

Marfat.com

حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کے ان نالائق مردوں سے یہاں تک کہا کہ اگر تم کو اپنی نفسانی خواہش ہی پوری کرنی ہے تو میری قوم کی لڑکیاں حاضر ہیں، ان سے نکاح کر لو، مگر لڑکوں پر تو نظر نہ ڈالو، لیکن ان نابکاروں نے نہایت دریدہ دہنی سے ان کو یوں جواب دیا:

مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِن حَقٍّ وَإِنَّكَ — آپ کی صاحبزادیوں کی ہمیں خواہش نہیں،

لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ۔ — آپ کو تو خبر ہے ہم کیا چاہتے ہیں:

آخر جب وہ اپنی خباثت سے باز نہ آئے تو غضبِ الٰہی حرکت میں آیا اور وہ تمام لوگ جو اس خبیث عادت میں مبتلا ہو کر آئندہ نسلوں میں بھی اس ناپاکی کو پھیلا رہے تھے اسطرح ہلاک کئے گئے کہ

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ — پس سورج نکلتے وقت انہیں چنگھاڑ نے پکڑ

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ — لیا اور ان کی بستی کو اوپر نیچے کر ڈالا اور ان

حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ (الحجر آیات ۷۳-۷۴) — پر کھنگر کے پتھر برسائے:

اس درسِ عبرت کو دیکھتے ہوئے بھی کیا آنکھیں نہ کھلیں گی اور ایسی ناپاک حرکت کی نیت رہیگی۔ کیا یہ تمنا ہے کہ معاذ اللہ خدا کا وہی عذاب پھر آئے؟ کیا یہ خیال ہے کہ جب تک دیکھ نہ لو نہ مانو گے؟ جو لوگ اس مصیبت میں مبتلا ہو چکے ہیں اور اس عذاب کو اپنے سر پر لے چکے ہیں۔ ان کی صورتیں دیکھ لو، نہ چہرہ پر رونق، نہ رخساروں پر تازگی، منہ پر پھٹکار برستی ہے اس لیے کہ مخبر صادق نے خبر دی ہے۔

مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ — جس نے لوط علیہ السلام کی قوم کا سا کام کیا

لُوطٍ (حدیث، رزین) — وہ ملعون ہے (پھٹکار کا مارا ہے)

ایک حدیث میں یہاں تک صاف صاف بتا دیا گیا کہ ایسا خلافِ فطرت کام مسلمان کا کام نہیں:-

مَنْ أَتَى شَيْئًا مِنَ النِّسَاءِ — جس نے عورتوں یا مردوں سے ان کے

أَوِ الرِّجَالِ فِي أَدْبَارِهِنَّ — پیچھے کے مقام میں (جائز سمجھتے ہوئے)

فَقَدْ كَفَرَ۔ — مجامعت کی، یقیناً اس نے کفر کیا:

اس ناپاک کام سے یہاں تک بچایا گیا کہ اس کے مقدمات کو بھی اس فعل میں شامل فرمایا گیا۔

Marfat.com

انہیں بھی لعنت کا سبب بتایا، خدا کی طرف سے غیب کی خبریں پانے والے، چھپی باتیں، آئندہ واقعات بتانے والے، مخبر صادق فرماتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

سَیَکُوْنُ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ اقوام یقال لھم اللوطیہ علی ثلاثۃ اصناف فصنف ینظرون ویتکلمون وصنف ینظرون ویتکلمون وصنف یصافحون ویعانقون وصنف یعملون فالک العمل ملعنۃ اللہ علیھم الا ان یتوبوا فمن تاب تاب اللہ علیہ۔	کہ آخر زمانہ میں تین قسم کے لوگ ہوں گے جن کو "لوطی" کہا جائے گا، ایک وہ جو (لڑکوں کو) فقط گھوریں گے اور باتیں کریں گے ایک وہ جو ان سے مصافہ اور معانقہ کریں گے۔ ایک وہ جو (ان لڑکوں) کے ساتھ فعل بد کریں گے، ان سب پر خدا کی مار پھٹکار ہو، مگر وہ جو توبہ کرلیں جس نے سچی توبہ کرلی اللہ نے قبول کی۔

اس شخص پر مالکِ عالم کی نظر کرم کیوں ہو جو اس کی مرضی، اس کی فطرت اس کے قاعدہ کے خلاف اپنی بیش بہا، بیش قیمت دولت کو برباد کرے۔

لا ینظر اللہ الی رجل او امراۃ فی الدبر۔	جس شخص نے مرد یا عورت سے اسکے پیچھے کے مقام پر مجامعت کی اللہ تعالیٰ اسکی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔

غیر عورت اجنبی خاتون کے ساتھ غیر قانونی صورت سے آگے کی طرف ملنے میں ایک خفیف سا احتمال یہ ہو بھی سکتا ہے کہ اگر حمل ٹھہر گیا اور اس نے اسے گرایا تو اگر بچہ پورا بن گیا تھا اور پھر پھینکا گیا تو کوڑے پر یا نالی میں پڑ کر کسی صورت سے شاید پیدا ہونے والا بچہ جانبر ہو بھی جائے اگرچہ اس ضائع کرنے والے نے تو ضائع کرنے، پھینکنے اور اس طرح اس کے قتل کا سامان کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی، لیکن اس خلافِ فطرت صورت میں وہ احتمال ضعیف بھی نہیں لڑکوں کے پاس یا عورت کی پچھلی طرف وہ آلہ ہی نہیں جہاں یہ مادہ ٹھہرے اور بچہ بنے، اس لیے بچہ بننے سے پہلے بیج ہی ضائع ہوگا، اس لیے اس بیج کے ضائع کرنیوالے قاتل کی سزا بھی وہی قتل ہے، چنانچہ صحیح حدیث میں فرمایا گیا:

Marfat.com

ارجموا الاعلی والاسفل ارجموا جمیعا — قوم لوط کا سا فعل کرنیوالے کو سنگسار کرو، اوپر

یعنی الذی عمل قوم لوط (الحدیث) — والے نیچے والے دونوں ہی کو سنگسار کرو:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہ نے تو اس فعل خبیث کے فاعل کے معمولی قتل پر بس نہ کی بلکہ بقول بعض اس کو آگ میں جلایا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس پر دیوار گرائی، اس لیے کہ اس ناپاک فعل میں تو انسان جانوروں سے گیا گزرا ہوا، نر اور مادہ کی رعایت وہ بھی رکھیں، اپنی جنس کو وہ بھی پہچانیں۔ اس نے اگر عورت کی جگہ مرد کو دی، یا ان پنڈت صاحب کی طرح جن کی خبر ابھی حال ہی میں کسی اخبار میں پڑھی، اپنی جنس کو بھی چھوڑا، گائے پر نظر ڈالی تو اسلام اپنے جامع احکام میں بہائم کو اپنی آلودگی سے ملوث کرنے والے کو بھی اسی سزا کا مستحق گردانتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے:

مَنْ اَتٰی بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ — جو شخص چوپائے کے ساتھ فعل بد کرے اسے

وَاقْتُلُوْهَا مَعَهٗ۔ — اور اس چوپایہ دونوں کو قتل کر دو:

اس فاعل تو فاعل، اس چوپایہ کو بھی قتل کر دینے کا حکم دیا گیا، لوگوں نے عبداللہ بن عباس سے پوچھا کہ چوپایانے کیا بگاڑا انہوں نے فرمایا اس کی وجہ اور سبب تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سُنا مگر حضور نے ایسا ہی کیا بلکہ اس کا گوشت تک کھانا ناپسند فرمایا۔

اُقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ فِيْ — قوم لوط علیہ السلام کے سے فعل بد والے

عَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ۔ — فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دو:

مفعول بھی اس قتل میں شریک، اس ناپاک کی سزا بھی یہی ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے تاکہ خبیث عادت دنیا میں اور پھیلنے نہ پائے یہ وہ ناپاک فعل ہے جو انسانی فطرت کے خلاف عقل کے خلاف، مذہب اور دین کے خلاف، خود تمہاری تندرستی اور عافیت کے خلاف۔ بلکہ سچ پوچھو اور انصاف سے دیکھو تو تمہارے نفس کی لذت کے بھی خلاف ہے۔

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ؟ — بولو کیا تم بچو گے؟

Marfat.com

اِسْتِمْنَا بالیَدُ (یا)
اپنے ہاتھوں خاص قوت کی بربادی

تم نے ابھی اس سے پہلے باب میں دیکھا کہ مرد کا یہ خاص آلہ جو اس جوہر لطیف کو عورت کے خزانہ تک پہنچانے کے لیے بنایا گیا ہے ایک اسفنج کا سا بناؤ اپنے اندر رکھتا ہے، جس کے سبب وقتِ ضرورت یہ بڑھ سکتا ہے اور ضرورت پوری ہونے کے بعد گھٹ جاتا ہے اور اس کی تھوڑی سی تشریح اور دیکھ لو تاکہ آئندہ جو بات ہمیں بتانی ہے اور جس مصیبت پر ہمیں آگاہ کرنا ہے وہ بآسانی سمجھ میں آجائے۔

پورے جسم کے تین حصے الگ الگ خیال میں لو (۱) سر (۲) درمیانی جسم (۳) جڑ۔ جڑ سے سر کی جڑ تک تمام جسم اُسفنج کی طرح خانہ دار بنا ہوا ہے، جس کے سبب وہ آسانی سے پھیل اور سمٹ سکتا ہے اس کے خانے پٹھوں، موٹی رگوں اور باریک باریک رگوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ رگیں اور پٹھے شاخ در شاخ ہو کر تمام جسم کے خانوں میں بھرتے ہیں جا بجا ان میں تھوڑے تھوڑے گوشت کے ریشہ بھی ہیں جسمیں اوپر کی طرف دو خاص تھیلیاں ہیں جو اوپر نیچے واقع، اس تھیلی میں پٹھوں کے باریک تار اس کثرت سے ہیں کہ ان کا شمار دشوار، سیون کی طرف ایک باریک پٹھہ ہے جو زندگی کی روح کو یہاں لاتا ہے۔ اسکے درمیان ایک نالی ہے جو پیشاب اور مادۂ خاص کو لاتی ہے اسمیں بھی پٹھوں کے باریک تار موجود ہیں۔

سر، یہ بھی اُسفنجی صورت کا بنا ہوا ہے اس میں بہت باریک باریک خون کی رگیں ہیں اور پٹھوں کے نہایت نازک باریک تار جن میں احساس کی قوت سب سے زیادہ۔ یہ تمام پٹھے کمر اور دماغ سے ملے ہوئے ہیں، گویا ان کو بجلی کی تاروں کی طرح سمجھو، ادھر دماغ میں خیال پیدا ہوا، ادھر ان اعضا نے اپنا کام شروع کیا۔ دماغ سے خواہش اور ارادہ کا ظہور فوراً ادھر محسوس ہوا اور کمر سے ان پٹھوں کے لگاؤ نے جسم کو تنا رکھا۔ یہ سب کچھ اس لیے بتایا گیا کہ صرف اتنی بات سمجھ میں آجائے کہ اگر ان پٹھوں اور رگوں پر کوئی غیر معمولی دباؤ پڑے یا یہ تار کسی طرح خراب ہو جائیں تو دماغ تک اس کا

Marfat.com

اثر پہنچے گا مگر بھی اسکی تکلیف کو محسوس کرے گی یہ بات تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ رگڑنے سے رطوبت کم ہوتی اور خشکی آتی ہے۔ یہ کھجلی خشکی اور بڑھاتی ہے۔ کھجانے اور بار بار رگڑنے سے کھال دُکھ جاتی ہے اور خون فوراً اس طرف دوڑا آتا ہے (جہاں چاہو بدن میں کھجا کر دیکھ لو) اور اگر زیادہ سہلاؤ گے، کھجاؤ گے، وہاں کچھ ورم بھی ہو جاتا ہے۔

اب سنو! عورت کے جسم میں قدرت نے ایسی رطوبتیں پیدا فرمائی ہیں جن کے سبب اگرچہ مرد کا جسم رگڑ ضرور کھاتا ہے لیکن نہ کوئی خراش پیدا ہوتی ہے نہ دکھن، خون کا اس طرف دوڑ کر آنا ہیجان کو بڑھاتا ہے لیکن اندر کی رگوں اور پٹھوں پر کوئی ایسا ناگوار بار نہیں پڑتا جس سے اندر کسی قسم کی سوجن پیدا ہو اور تکلیف پہنچے۔ اس کے مقابل دنیا کی تمام لیس دار رطوبتوں میں کوئی رطوبت تیل ہو یا صابن، وسلین ہو یا گھی ہرگز وہ کیفیت نہیں پیدا کر سکتی جو اس قسم کے رگڑ کی تکلیف سے بچائے اور عورت کے مخصوص جسم کے سوا انسانی جسم کا کوئی حصہ بھی ایسا نرم نہیں جو اپنی خراش سے مرد کے جسم کو محفوظ رکھ سکے۔ ہاتھ اور ہاتھ میں بھی ہتھیلیوں اور انگلیوں کی کھال ویسے ہی سخت اور پھر دُنیا کے کام کاج میں مصروف رہنے والے مردوں کی کھال اور زیادہ سخت، ہاتھ اس جسم نازک سے چھیڑ چھاڑ کر کے اس نازک جھلی کو سخت دُکھ پہنچاتا ہے، وہ باریک باریک رگیں اور پٹھے بھی اس سختی کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے خواہ کیسی ہی رطوبتیں اور چکناہٹ کیوں نہ استعمال میں لائی جائیں، رگیں اور پٹھے اس خراش سے اس قدر جلد اثر لیتے ہیں کہ ورم پیدا ہوتا ہے اور ایک بار اپنے ہاتھوں اس بے بہا دولت کو برباد کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حس بڑھ کر بار بار ہاتھ اس کام کی طرف بڑھتا ہے وہی ایک کھجلی کی سی کیفیت بار بار طبیعت کو ابھارتی ہے اور دو تین بار معاذ اللہ ایسا کیا گیا تو وہی ورم مستقل صورت اختیار کرتا ہے، نرم و نازک رگیں دب کر رگڑ کھا کر سست ہو جاتی اور پٹھے اس قدر ذی حس ہو جاتے ہیں کہ رفتہ رفتہ معمولی رگڑ سے بھی ہیجان ہو کر وہ انمول مادہ یونہی پانی کی طرح بہہ جاتا ہے رگوں کی سستی، پٹھوں کی خرابی، جسم کی حالت کو بگاڑتی ہے۔ اسفنجی قسم کے اجسام کے دبنے سے سب سے پہلا جو اثر ہوتا ہے وہ جڑ کا کمزور اور لاغر ہو جانا ہے اس کے علاوہ درمیانی حصہ جسم میں بھی جہاں جہاں رگیں اور پٹھے زیادہ

Marfat.com

دب جائیں گے وہ ہموار نہ رہے گی اور جسم ٹیڑھا ہو جائے گا۔ رگیں جو ان اسفنجی خانوں میں ہیں ان کے دبنے سے خون اور روح حیوانی کی آمد کم ہوگی، رگیں پھیل نہیں سکیں گی لہٰذا اسفنجی جسم بھی نہ پھیل سکے گا، سختی جاتی رہے گی، جسم ڈھیلا اور بے حد لاغر ہو جائے گا۔ اس کے بعد خواہ کتنی بھی کوشش کیوں نہ کی جائے جسم کی ترقی ہمیشہ کے لیے رُک جاتی ہے اور اپنے ہاتھوں کے اس کرتوت کے سبب یہ جسم عورت کے قابل رہتا ہی نہیں، اگر کوئی بے زبان، عصمت وعفت کی دیوی ایسے شخص کے سپرد کر دی گئی تو عمر بھر اپنی قسمت کو روئے گی اور یہ بدنصیب حقیقتاً اس کو مُنہ دکھانے کے قابل نہ ہوگا، اس لیے کہ اول تو اسے مل ہی نہیں سکتا اور اگر کسی ترکیب سے مل بھی جائے تو مادہ سے اولاد پیدا کرنے کے اجزاء مر چکے ہیں اب اسے اولاد سے ہمیشہ کے لیے مایوس ہو جانا چاہیے اگر اس عادت خبیثہ کو اور جاری رکھا گیا تو کھال کا رنگ سیاہ ہو جاتا اور حس اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ معمولی کلپ وار کپڑے کی رگڑ سے بھی انسانی جوہر برباد ہو جاتا ہے پٹھوں کی حس اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ (دماغ سے تعلق رکھنے کے سبب) ادھر دماغ میں خیال آیا ادھر مادہ ضائع ہوا۔ یہ وہ نازک حالت ہے کہ اس جسم خاص کی ان خرابیوں کے سبب تمام جسم انسانی کی مشین خراب ہو جاتی ہے ابھی تم نے دیکھا کہ ان پٹھوں کا تعلق دماغ کے تابع اس کی خرابی سے تمام قوتیں خراب، نظر کمزور ہوگی، کانوں میں شائیں شائیں کی آوازیں آئیں گی، مزاج چڑچڑا پن ہوگا، خیالات میں پریشانی بڑھتے بڑھتے دماغ بالکل نکما بنا دے گی اور اپنے ہاتھوں اس جوہر کو برباد کرنے کا جنون ہے۔ تم نے پہلے باب میں مطالعہ کیا کہ یہ جوہر لطیف خون سے بنا اور خون بھی وہ جو تمام بدن کی غذا پہنچانے کے بعد بچا، بس اگر اس مادہ کو اس کثرت کے ساتھ برباد کیا گیا کہ خون کو بدن کو غذا پہنچانے کا بھی موقع نہ ملا، قلب میں ٹھہر ہی نہ سکا کہ اس طرح نکال دیا گیا تو قلب کمزور ہوگا، دل دھڑکے گا ذرا سا پتہ کھڑکا اور اختلاج شروع ہوا۔ دل پر تمام بدن کی مشین کا دارومدار جسم کو خون نہ پہنچا، روز بروز کمزور اور لاغر ہوتا چلا گیا بلکہ اگر یہ کثرت اس حد کو پہنچی کہ خون بننے بھی نہ پایا تھا کہ نکلنے کی نوبت آئی، تو جگر کا فعل خراب ہوا، گردوں کی گرمی دُور ہوئی، معدہ پر اثر پڑا، وہ خراب ہوا، بھوک کم ہوئی ضعف نے اتنا دبایا کہ چند قدم چلنا بھی مشکل ہو گیا، نہ دن کا چین رہا، نہ رات کا آرام، رات کو سوتے آرام کیلئے

Marfat.com

مگر خیالات پریشان نے کبھی کوئی تصویر پیش کی اور کبھی ویسے ہی کہ دھیان تک نہیں، کیا ہوا وہی کر دکھایا، جو اپنے ہاتھوں سے کیا جاتا رہا، صبح اُٹھے تو بدن سُست ہے، جوڑ جوڑ میں درد ہے آنکھیں چپکی ہوئی ہیں، اس لیے کہ ان کے عضلات بھی خاص جسم کے عضلات کے ساتھ ساتھ کمزور ہوتے چلے گئے سونا آرام کے لیے نہ تھا جسم محسوس کر رہا ہے کہ اسے سخت تکلیف ہے، یہ سب کیوں ہوا؟ صرف اس لیے کہ اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا گیا، یہ ہمارا کہنا، جس طبیب سے چاہو، دریافت کر لو جس ڈاکٹر سے چاہو مشورہ لے لو، وہ بھی یہی بتائے گا جو ہم نے کہا۔ ایک مشہور ڈاکٹر اپنی تالیف میں لکھتا ہے کہ جسے "زرد" و "دبلا" "کمزور" وحشیانہ شکل وصورت کا پاؤ، جس کی آنکھوں میں گڑھے پڑ گئے ہوں، پتلیاں پھیل گئی ہوں، شرمیلا ہو، تنہائی کو پسند کرتا ہو، اس کی نسبت یقین کر لو کہ اس نے اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا ہے۔

ایک زبردست تجربہ کار، طبیب، اعلیٰ درجہ کے معالج اپنی تحقیق اس طرح شائع فرماتے ہیں کہ "ایک ہزار تپ دق کے مریضوں کے اسباب مرض تپ دق پر غور کرنے پر ثابت ہوا کہ ان میں سے ۱۸۶ ر عورتوں سے کثرت سے ملنے کے سبب اس مرض میں مبتلا ہوئے۔ ۴۰۱ صرف اپنے ہاتھوں اپنی قوت کے برباد کرنے کے سبب، باقی دوسرے اُمور بعض اسباب سے۔ ۴۲۰ پاگلوں کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ ان میں سے ۲۴ صرف اپنے ہاتھوں سے اپنے جسم خاص کے پٹھوں کو خراب کرنے کے سبب پاگل ہوئے اور باقی ایک سو دوسرے ہزاروں اسباب کے سبب۔

یہ آپ نے بھی اس سے پہلے پڑھ لیا کہ جب مادۂ مخصوص پتلا ہو جاتا اور تھوڑی تھوڑی رطوبت اکثر نکلتی اور بہتی رہتی ہے تو نالی میں اس رطوبت کے رہنے اور سڑنے کے سبب بسا اوقات زخم پڑ جاتے ہیں اور وہ زخم بڑھتے بڑھتے بڑا قرحہ ڈالتے ہیں۔ اوّل اوّل پیشاب میں معمولی جلن ہوتی ہے، پھر مواد آنا شروع ہوتا اور جلن بڑھتی ہے یہاں تک کہ پرانا سوزاک ہو کر انسانی زندگی کو ایسا تلخ بنا دیتا ہے کہ اس وقت آدمی کو موت پیاری معلوم ہوتی ہے۔ اسی طرح ضائع کرتے کرتے مادہ رقیق ہونے کے سبب خود بخود بلا کسی خیال کے پیشاب کے بعد یا پہلے یا پیشاب میں ملا ہوا نکل جائے گا، اسی مرض کا نام جریان ہے جو تمام خرابیوں اور بہت سے شدید ترین امراض کی جان (خود کردہ را علاجے نیست)

Marfat.com

اگرچہ اس غلط کاری کے سبب جسم میں ایسی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ اصلی حالت پر آنا اور پھر وہی ابتدائی کیفیت پانا دشوار ہی نہیں یقیناً ناممکن ہے اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ خدارا بچو، ہوشیار رہو جنون جوانی میں اپنے پیروں پر آپ کلہاڑی نہ مارنا، ورنہ عمر بھر پچھتاؤ گے. اس وقت ہمارا کہنا یاد آئیگا. سر پکڑ کر روؤ گے، اپنی جان کو کھوؤ گے مگر سہ "پھر پچھتائے کیا ہوئے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت" آج ہی سنبھل جاؤ، اس بلا کے قریب بھی نہ پھٹکو، ہوشیار، ہوشیار اپنے آپکو سنبھالو ذرا صبر کرو۔

ہم تمہارے والدین سے کہتے ہیں کہ جلد تمہارا باقاعدہ نکاح کر دیں، اور اگر وہ دیر کریں تو تمہیں اجازت ہے کہ تم خود بول اُٹھو، یا خود کسی مناسب جگہ نکاح کر لو۔ لوگ اس کو بے حیائی کہیں مگر ہم نہ کہیں گے اس ناپاک عادت سے تو بچو گے، جان سے تو ہاتھ نہ دھوؤ گے۔ اگر خدانخواستہ نصیب دشمناں کوئی شخص اس بُری عادت کا شکار ہو چکا ہے تو اسے ہمارا دردمندانہ، مخلصانہ مشورہ کہ خدارا اشتہاری دواؤں کی طرف مائل نہ ہونا، نظر بھر کر بھی نہ دیکھنا، یہ دوسرا زہر کا پیالہ ہے جو ہونا تھا ہو لیا، سب سے پہلے سچے دل سے توبہ کرو اور پھر کسی اچھے تجربہ کار تعلیم یافتہ طبیب کے پاس جائیے، بغیر شرمائے اسے سارا اپنا کچا چٹھا سنائیے اور جب تک وہ بتائے باقاعدہ پورے پرہیز کے ساتھ اس کا علاج عمل میں لائیے، امید ہے کہ کچھ نہ کچھ مرہم پٹی ہو جائے گی۔

تم نے دیکھا کہ مبارک دین اسلام نے تمہیں سب سے پہلے یہ تعلیم دی کہ خدا کو حاضر و ناظر جانو. آج دُنیا سے چُھپ کر برائیاں کر بیٹھتے ہو یہ سوچ کہ وہ تو دیکھ رہا ہے، اس سے بچ کر کہاں جائیں گے اس نے زنا کو حرام کیا، اس کی سزا بتائی، اس نے لواطت کو حرام کیا اس پر سزا معین فرمائی کہ اس دنیا میں یہ سزائیں دی جائیں کہ آخرت کے عذاب سے بچ جائے، لیکن اپنے ہاتھوں اس انمول خزانہ کو برباد کرنا ایسا سخت گناہ ٹھہرایا گیا کہ دنیا کی کوئی سزا بھی ایسے شدید جرم کے لیے کافی نہیں ہو سکتی، جہنم کا دردناک عذاب ہی اس کا معاوضہ، دُنیا میں اس فعل کے مرتکب کی صورت پر خدا کی ہزاروں لاکھوں پھٹکاریں۔

نَاكِحُ الْيَدِ مَلْعُوْنٌ (ترجمہ) ہاتھ کے ذریعے اپنی قوت کو نکالنے والا ملعون ہے۔

Marfat.com

اس پر برہانِ قاطع و دلیلِ ساطع اور قیامت میں ان زانیوں سے زیادہ سخت عذاب، جن پر دنیا میں حد نہ قائم کی گئی لہٰذا اس عذاب سے بچنا اور دنیا و آخرت کو تباہ نہ کرنا۔

اپنے ہاتھوں اپنے گلے پر عورتوں کی چھری

قلم حیا کے سبب اشکِ ندامت بہاتا ہے، زبان کہتے ہوئے لڑکھڑاتی ہے، دنیا اس کو بے حیائی سے تعبیر کرے، مگر یہ حیا کا سبق ہے، بے حیائی و بے غیرتی کو ناپید کرنے کے لیے یہ دردِ دل کا بیان ہے۔ اصلاح کی غرض سے کہنا ہے اور کیا کہنا ہے؛ وہی ایک خطاب ہے جو نوجوان مردوں سے تھا، ان عصمت کی دیویوں، ان نرم و نازک گلاب کی پتیوں سے جن کو زمانہ کی بادِ سموم کملانے کے لیے تیار ہے جن کا چمن ابھی بہار دکھانے بھی نہیں پایا، ہمیں ڈر ہے کہیں خزاں کا شکار نہ ہو جائے اس لیے کہ جھونکے آرہے ہیں، فیشن پرستی اور نام نہاد آزادی حقیقتاً گناہوں کی زنجیروں میں گرفتاری اور پابندی نے ان کی تباہی اور بربادی کا بیڑہ اٹھایا ہے، یورپین خواتین کے حالات سے عبرت لو۔

نئی تہذیب کی ہوا، بقیہ ممالک کے طبقہ نسواں کو بھی اسی طرف دھکیلے جا رہی ہے عفت و عصمت، شرم و غیرت آج یورپ کے زنانہ بازاروں میں ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتی، مصر و شام کے علاقوں میں ناپید ہوتی جا رہی ہے۔ بچی کھچی تھوڑی سی ہندوستان کی گلیوں، یہاں کے کوچوں اور محلوں، بلکہ بعض مکانوں کی چہار دیواریوں میں کہیں کہیں نظر آجاتی ہے کیا وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ ہم اس گراں مایہ کو یہاں بھی نہ پائیں گے۔ نوخیز نوجوان، غیر محرم لڑکیوں میں آتے جاتے ہی نہیں بلکہ ہنسی دل لگی بھی کرتے ہیں۔ حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے نابینا کو بھی گھر کی چہار دیواری میں اپنی ازواج کے سامنے نہ آنے دیا۔

نظریں اٹھنے لگیں حالانکہ رب نے اپنے کلام میں يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (عورتیں اپنی آنکھیں نیچی رکھیں) فرمایا، سر سے آنچل ہٹنے لگے، بدن کھلنے لگے، حالانکہ رب نے وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ (وہ عورتیں اپنا گھونگھٹ اپنے گریبانوں میں ڈالیں) کہہ کر ان کی شرملی

Marfat.com

حیاؤں کو جتایا۔ پیاری بیٹیو! عزیز بہنو! تم کو بھی خدا نے وہی قیمتی جوہر عطا کیا، جو نوجوان مردوں کو دیا گیا۔ بیشک اس کا بے جا استعمال تمہاری جانوں کو بھی اسی طرح ہلاکت میں ڈال دیگا، جیسے مردوں کی جانیں ہلاک ہوتی ہیں یقیناً تمہارے ذمہ بھی قتل کا الزام اسی طرح آئے گا جیسے مردوں کے سر آتا ہے، بیشک تم کو بھی اپنی جان سے اسی طرح ہاتھ دھونا پڑے گا جیسا کہ بعض مردوں کا حشر ہوتا ہے۔

سن لو! سن لو! وہ زبردست گناہ جس کی سزا سو دُرّہ، جس کی سزا قتل، جس کی سزا پتھروں سے ہلاک کیا جانا۔ اسلام نے، یہودیت نے، عیسائیت نے اور دنیا کے ہر مذہب نے مقرر کی، تمہارے لیے بھی ویسا ہی بڑا گناہ ہے جیسا مردوں کے لیے۔ ہاں! ہاں! ذرا تم غور سے اس حدیث کو پڑھو۔ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

العین زناھا النظر والرجل زناھا	غیر محرم کی طرف دیکھنا، آنکھ کا زنا ہے، پیروں سے
المشی والاذن زناھا الاستماع والید	اس کی طرف چلنا، پیروں کا زنا، کانوں سے اس کا
زناھا البطش واللسان زناھا الکلام	کلام سننا، کان کا زنا، ہاتھوں سے اسے پکڑنا
والقلب ان یتمنی ویصدق ذالک	ہاتھ کا زنا، زبان سے اس کے ساتھ باتیں کرنا
او یکذب الفرج۔	زبان کا زنا، دل میں اگر غیر محرم کے ناجائز ملاپ

کی تمنا ہو تو دل کا زنا اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرے گی یا اسے جھٹلا دے گی۔

یعنی اگر شرمگاہ تک نوبت پہنچی تو یہ سب گناہ بدکاری کے بڑے سخت گناہ کے ساتھ مل کر بڑے بن جائیں گے۔

کیا تم نے سُنا، حدیث میں آیا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ۔ خدا غیر محرموں کو دیکھنے والوں اور جن کی طرف دیکھا جائے انپر لعنت اور پھٹکار بھیجتا ہے۔

خدائے قدوس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارے بارے میں یوں فرمایا ہے:

وقل للمومنات یغضضن (سورۂ نور) یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مومنہ عورتوں سے فرما دیجیے کہ ذرا اپنی آنکھیں نیچی ہی رکھیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں اور اپنے سنگار نہ

Marfat.com

دکھائیں، مگر وہ چیز جو کھلی ہی رہتی ہے۔ اپنا گھونگھٹ گریبان پر ڈالے رکھیں اپنا بناؤ سنگار سوائے اپنے شوہر باپ یا خسر یا سگے بھائی یا سگے بھتیجوں یا بھانجوں یا عورتوں غلاموں یا ایسے کمیرے مردوں ان سے کچھ غرض نہیں رکھتے یا اپنے بچوں کے سوا جن کو ابھی عورتوں کے اسرار کی خبر ہی نہیں، کو نہ دکھائیں نیز اپنا چھپا ہوا سنگار

مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ — دکھانے کے لیے پاؤں سے دھمک دیں سب

جَمِيْعًا (سورۂ نور، آیت: ۳۱) — کے سب مل کر اللہ سے توبہ کریں ؛

یہ اتنا زبردست ہدایت نامہ، تمہارے ہی حق میں نازل ہوا؟ تمہیں اس قدر احتیاطیں کیوں بتائی گئیں؟ اس لیے کہ تم پر نسلِ انسانی کی بقاء و تحفظ کا دار و مدار ہے تم میں اگر ذرا سی بھی کوئی خرابی آئی تو نسلیں کی نسلیں اور قومیں کی قومیں تباہ و برباد ہو جائیں گی، تمہاری عادتیں، تمہارے اخلاق، تمہاری اولاد میں فطرتاً اثر کرنے والے، تم جس کو سدھاؤ گی وہ اسی طرح سدھیں گے جس حال میں تم کو دیکھیں گے اسی کی نقل وہ بھی کریں گے۔ تم پڑھ لو اچھی طرح سمجھ لو کہ عفت و عصمت جیسا قیمتی زیور اور جواہراتِ اخلاق میں اس سے بہتر جوہر دنیا کے پردے پر کوئی نہیں۔

تمہیں تو ایسی تہمت اور فتنہ کی جگہ سے بھی بچنے کی ضرورت ہے۔ حدیث میں آیا۔

اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّهَمِ۔ — اس جگہ سے بچے ہی رہو جہاں تہمت لگنے کا اندیشہ ہو ؛

تمہیں پہلے ہی بتایا گیا ہے :

لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ — ہوشیار رہنا! مرد و عورت اگر تنہائی میں

ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ۔ (ترمذی) — کسی جگہ ہوتے ہیں تو ان میں تیسرا ایک

شیطان ضرور ہوتا ہے ؛

یہ یاد رکھو کہ شیطان وہی ہے جو برائی کی طرف لے جاتا ہے :

اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ — شیطان محتاجی کی طرف بلاتا اور بے حیائی

وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ۔ — کے بیہودہ کاموں ہی کا حکم کرتا ہے ؛

Marfat.com

مرد تو مرد، عورتوں کے ساتھ بھی ایسی خلوت کہ وہ تمہارے چھپے ہوئے بدن کو دیکھیں تمہارے لیے ممنوع. بلکہ حدیث میں صاف آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور مردوں عورتوں کیلئے ایک حکم سنایا

لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل — کوئی مرد کسی مرد کے ستر کی طرف اور

والمرأۃ الی عورۃ المرأۃ ولا یفضی — کوئی عورت کسی عورت کے ستر کو نہ دیکھے

الرجل الی الرجل فی ثوب واحد — اور ایک مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ

ولا یفضی المرأۃ الی المرأۃ — اور ایک عورت کسی دوسری عورت کے

الی المرأۃ فی ثوب واحد. — ساتھ ایک کپڑا اوڑھ کر نہ لیٹیں ؛

قربان جائیے اس طبیبِ امّت حکیمِ ملت، نبئ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جنہوں نے عورت کو عورت کے ساتھ بھی ایک بستر پر ایک چادر میں راحت کرنے سے منع فرمادیا۔ مردوں میں جس طرح اس حرکت سے قوم لوط کے ناپاک عمل کا اندیشہ، عورتوں میں بھی اسی فتنہ کا ڈر اور جو نقصان طبی و دینی مردوں کی اس ناپاک حرکت سے پیدا، وہی عورتوں کی شرارت و خباثت سے ہویدا. جسطرح مرد کے جسم کے لیے عورت کے جسمِ خاص کے سوا دوسری کوئی چیز مناسب ہو ہی نہیں سکتی، فطرت کے قاعدہ کے توڑنے کا نتیجہ اگر مردوں میں یہ ہوگا کہ جسمِ خاص کی رگیں بیٹھ دب کر ہمیشہ کے لیے خراب و برباد ہو جائیں. عورت کا جسم اس سے بھی زیادہ نازک و لطیف و ذراسی بے جا رگڑ اور ناموزوں حرکت سے عمر بھر کے لیے بالکل نکما ہو جائے گا۔ اپنے ہاتھ کی انگلیاں یا اور کوئی چیز یا محض اوپری رگڑ اور غیر معمولی حرکت جسم کی حالت ہر صورت میں تباہ کرنے والی اور عمر بھر کے لیے بیکار بنانے والی، پہلا صدمہ نرم و نازک جھلی میں خراش پیدا کرکے ورم لائیگا۔ اس ورم کے سبب بار بار خواہش پیدا ہوگی. بار بار کی حرکت سے مادہ نکلتے نکلتے پتلا ہوگا اور دماغ کے پٹھوں پر اثر پہنچ کر خفقان[1] اور جنوں کے آثار نمودار ہوں گے۔ دوسری طرف اپنا خون اس انداز سے بہانے کے سبب قلب کمزور ہو بیہوشی کے دورہ پڑیں وہ اپنی جن اور بھوت پریت جورات دن گھر گھر آفت ڈھاتے رہتے ہیں، یہ پتلا مادہ ہر وقت تھوڑا تھوڑا رستے رستے مقام کو گندا بنا کر سڑائے گا، اس میں زہریلے کیڑے پیدا ہوں گے، زخم بھی ہو

[1] ایک مرض جس میں دل کی حرکت تیز ہوتی ہے ؛

Marfat.com

جائے تو کچھ تعجب نہیں، پیشاب کی جلن اس کی خاص علامت، مادہ کا ہر وقت بہنا، تمام پٹھوں اور عضلات کو ڈھیلا بنا کر معدہ، جگر، گردہ سب کا فعل خراب کرے گا اور سیلان الرحم کا مرض جو اس زمانہ میں بلائے عام اور وبائے خاص بنا ہوا ہے، گھر کریگا، آنکھوں میں حلقہ، چہرہ پر بے رونقی، ہر وقت کمر میں درد، بدن کا لجلجاپن، ذرا سے کام سے چکرانا، دل گھبرانا، بات بات میں چڑچڑاپن، تمام بدن کا ہر وقت نڈھال رہنا، آخر خفیف حرارت کا بڑھتے بڑھتے پرانا بخار بننا اور تپ دق کے مرض لاعلاج میں گرفتار ہو کر موت کا شکار ہونا اس ناپاک حرکت کے نتائج ہیں۔ بعض بے سمجھ مردوں کی طرح شاید اس خبیث عادت میں مبتلا عورتوں نے بھی یہ خیال کر رکھا ہوگا کہ اس میں کوئی گناہ نہیں حاشا، حاشا، یوں کہو کہ غیر محرم سے ملنا ایسا گناہ نہیں جس کی سزا سو دُرّہ یا سنگساری کہ اس گناہ کے سبب اگر یہ سزا دنیا میں مل گئی تو آخرت کے عذاب سے نجات ہو گئی مگر اپنے آپ یا دوسری عورتوں کے ذریعہ شرمناک صورت اختیار کرنا، ایسی سخت مصیبت میں ڈالتا ہے کہ اس کی سزا کے لیے دنیا کا کوئی بدترین عذاب بھی کافی نہیں ہو سکتا اس کے لیے جہنم کے وہ دہکتے ہوئے انگارے اور دوزخ کے وہ ڈراؤنے زہریلے سانپ اور بچھو ہی سزا ہیں جن کی تکلیف جاری و باقی رہے۔ صاحبِ شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو صاف بتا دیا کہ

السحاق بین النساء زنا بینھن عورتوں کا آپس میں (خاص صورت سے) ملنا انکا آپس کا زنا ہے:

پھر تاکید فرمائی کہ: لا تزوج المراءۃ المراءۃ ولا تزوج المراءۃ نفسھا فان الزانیۃ التی تزوج نفسھا۔

نہ عورت عورت کے ساتھ مقاربت کرے، نہ عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرے کیونکہ جو عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ خراب کرتی ہے وہ بھی یقیناً زانیہ ہے:

غیب کی خبریں لانے والے، چھپی باتیں بتانے والے، آئندہ واقعات سنانے والے، اس زمانہ کا نقشہ کھینچ کر بتا گئے۔ آج ہم احکام دین بتانے میں شرمائیں تو شرم نہیں بے حیائی ہے۔ جو اس کو چھپانا چاہیں، وہ بے حیا، کل خدا کو کیا منہ دکھائیں گے۔ دیکھو! دیکھو! اس زمانہ کا پورا خاکہ دیکھو! ایک ایک بات کو برابر کر لو اور خدا کے غضب اور عذاب سے ڈرو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

Marfat.com

عشر خصال عملها قوم لوط بها	دس عادتیں ہیں جنہیں قوم لوط نے اختیار
اهلكوا وتزيدها امتى خصلة	کیا اور اسی لیے وہ ہلاک کردی گئی میری امت
ايتان رجل بعضهم بعضا ورميهم	ان دس پر ایک اور زیادہ کرے گی (۱) مردوں
بالجلاهق والحذف ولعبهم	کا مردوں کے ساتھ بدفعلی کرنا (۲) غلیل بازی
بالحمام وضرب الدفوف وشرب	کرنا (۳) گولیاں کھیلنا (۴) کبوتر بازی کرنا
الخمور وقص اللحية وطول الشارب	(۵) ڈھول باجے بجانا (۶) شرابیں پینا داڑھی
والصفير والتصفيق ولباس الحرير و	منڈوانا یا کتروانا (۸) مونچھیں بڑھانا (۹) سیٹی
تزيدها امتى خصلة ايتان	اور تالی بجانا (۱۰) مردوں کا ریشم پہننا اور میری
النساء بعضهن بعضا .	امت ایک عادت اور زیادہ کریگی کہ عورتیں

عورتوں سے خاص طریق پر ملیں گی :

آج اور لوگوں کو خبر ہو یا نہ ہو مگر ہم جانتے ہیں. واقعات ہمارے سامنے ہیں کہ لڑکیوں کے مدرسوں میں کیا ہو رہا ہے، ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ گھر کی چہار دیواریوں میں بند ہو کر کوٹھڑیوں میں چھپ چھپ کس طرح نسلِ انسانی کا خون بہایا جا رہا ہے. یا اللہ! ہماری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں، ہمارے کان کیا سن رہے ہیں، جنونِ جوانی نے مرد، عورت دونوں کو دیوانہ بنایا ہے "حیا" شرم کے مارے اپنا منہ چھپائے کسی گوشہ کوہ یا کنارِ دریا پر جا بیٹھی، شرم و غیرت حیا کے سبب پردے سے باہر ہی نہیں آتی.

دعا: الٰہی! رحم فرما. ہمارے بچوں اور بچیوں کو عقل دے، شعور دے کہ وہ اپنے بھلے برے کو سمجھیں. خداوند! انہیں ایمان دے، اپنا خوف دے کہ وہ دین، مذہب کو جانیں، اس کے احکام کو پہچانیں، تیری مرضی کے مطابق چلیں، اور تیری رضامندی کی طلب میں مریں. وما توفیقی الا من عند اللہ العلی الاعلی وصلی اللہ تبارک وتعالیٰ علی حبیبہ ونبیہ سیدنا ومولینا محمدان المصطفیٰ وعلیٰ الہ وصحبہ اھل التقیٰ والنقی وابنہ وحزبہ فی مامضی وفی مابقی :

تمت بالخیر

Marfat.com

٦١

اَطْیَبُ البیان

ردِّ تقویتُ الایمان

مسائل اسلام (توحید، شرک، رسالت، علم غیب، عبادت، وسیلہ، شفاعت، مدد و استعانت، فاتحہ، نذر و نیاز، تصرّف و اختیارات، استخارہ و کشف، نداو پکار) پر علمی و تحقیقی کتاب

صدر الافاضل سیّد محمّد نعیمُ الدّین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مُسلم کتابوی ○ لاہور

Marfat.com

عُمدۃُ الاُصُول

فی

حدیثِ الرّسُول صلی اللہ علیہ وسلم

رئیسُ العُلماء حضرت علّامہ

قاضی غُلام محمُود ہزاروی علیہ الرحمۃ

مُسلم کتابوی لاھور

Marfat.com

حالات و واقعات و ملفوظات حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اَلقَولُ الجَلی

مسماۃ

فی

ذِکرِ آثارِ الوَلی (اُردو)

مؤلف

حضرت مولانا محمد عاشق پھلتی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا محمد تقی انور دھلوی

مُسلم کتابوی — لاہور

Marfat.com

٦٤

سُنّت کی آئینی حیثیّت

مؤلّف

علّامہ بدر القادری

ناشر

مُسلم کتابوی ⊙ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

قابلِ مطالعہ کتابیں

بزرگوں کے عقیدے
مفتی جلال الدین احمد امجدی

انگوٹھے چومنے کا مسئلہ
امام احمد رضا قادری

رضا کوئز بک
پروفیسر محمد شکیل اوج

امام اعظم کے حیرت انگیز فیصلے
مولانا ابوالحسن زید فاروقی

عمدۃ الاصول فی حدیث الرسول
رئیس العلماء قاضی غلام محمود ہزاروی

میاں بیوی اسلام کی روشنی میں
مجموعۂ مقالاتِ علماءِ کرام

سُنّت کی آئینی حیثیت
علامہ بدر القادری مصباحی

جدید بینکاری اور اسلام
مفتی محمد نظام الدین رضوی

عظمتِ والدین
مفتی محمد نظام الدین رضوی

اَطیبُ البیان
صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی

سبحانُ السبّوح
امام احمد رضا قادری

حقیقتِ بیعت
امام احمد رضا قادری

الارشاد الی مباحث المیلاد
علامہ محمد عالم آسی امرتسری

امام اور مقتدی جماعت کیلئے کب کھڑے ہوں؟
مفتی سید شاہد علی قادری

مزاراتِ پر گنبد
مجموعۂ مقالاتِ اکابر اہلسنت

حُلیۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
مفتی مظفر احمد قادری

اِسلامی تعلیم
مفتی جلال الدین احمد امجدی

مُسلم کتابوی

دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

فون نمبر ۷۲۲۵۶۰۵

Marfat.com

قابلِ مطالعہ کتابیں

بزرگوں کے عقیدے
مفتی جلال الدین احمد امجدی

انگوٹھے چومنے کا مسئلہ
امام احمد رضا قادری

رضا کوئز بک
پروفیسر محمد شکیل اوج

امام اعظم کے حیرت انگیز فیصلے
مولانا ابوالحسن زید فاروقی

عمدۃ الاصول فی حدیث الرسول
رئیس العلماء قاضی غلام محمود ہزاروی

میاں بیوی اسلام کی روشنی میں
مجموعہ مقالاتِ علماء کرام

سنّت کی آئینی حیثیت
علامہ بدر القادری مصباحی

جدید بینکاری اور اسلام
مفتی محمد نظام الدین رضوی

عظمتِ والدین
مفتی محمد نظام الدین رضوی

اَطیبُ البیان
صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی

سبحانُ السبّوح
امام احمد رضا قادری

حقیقتِ بیعت
امام احمد رضا قادری

الارشاد الی مباحث المیلاد
علامہ محمد عالم آسی امرتسری

امام اور مقتدی جماعت کیلئے کب کھڑے ہوں؟
مفتی سید شاہد علی قادری

مزاراتِ پر گنبد
مجموعہ مقالاتِ اکابر اہلسنت

حُلیہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم
مفتی مظفر احمد قادری

اِسلامی تعلیم
مفتی جلال الدین احمد امجدی

مُسلم کتابوی
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور
فون نمبر ۷۲۲۵۶۰۵

Marfat.com